بعون اللہ تعالیٰ

اسرار قادری

مولفہ

جناب فیضمآب حضرت باہو ولد بایزید سروری
قادری عرف آوان ساکن قلعہ شور

سنہ ۱۳۲۶ھ

مفید عام پریس شہر سیالکوٹ میں

باہتمام
منشی رحیم بخش ایڈیٹر انوار الاسلام سیالکوٹ
کے چھپا ہے

رسالہ انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

نہایت افسوس کی بات ہے کہ ہندوستان میں آریہ اور عیسائیوں کیطرف سے کئی رسالے اور اخبار ہفتہ وار اور ماہوار چھپتے ہیں جنمیں بنیاء کے سردار حضرت محمد رسول اللہ کی نسبت اسقدر بدزبانیاں اور گالیاں دی جاتی ہیں کہ ایک غیرتمند مسلمان کا بدن تھرا اٹھتا ہے اور آنکھوں میں خون اتر آتا ہے ان رسالوں میں کچھ ایسا زہر بھرا ہوا ہوتا ہے کہ کئی مسلمان ان کو پڑھ پڑھکر اسلام سے متشکک اور مرتد ہو جاتے ہیں اور ہندوستان میں کروڑہا مسلمان موجود ہیں لیکن افسوس ہے کہ ایک اخبار یا رسالہ بھی انکی طرف سے باقاعدہ نہیں چھپتا۔ جو ان مخالفین کے دنداں شکن جواب دیکر اہل اسلام کو دوزخ کے گڑھے سے بچائے اور انکا حوصلہ بڑھائے کہتے ہیں کہ عیسائیوں کے مشن کا بہت سارو پیہ صرف اسی ایک بات سے وصول ہو جاتا ہے۔ کہ ولایت کے عیسائیوں نے ایک وقت کی چاء میں میٹھا ڈالنا چھوڑ دیا ہے اور اسی ایک دفعہ کے میٹھا چھوڑ دینے سے ہزاروں روپے ہر روز جمع ہو جاتے ہیں جو وہ عیسائی مذہب اور عیسائی رسالوں کے شائع کرنے میں صرف کرتے ہیں اسلام جو خدائی اور سچا مذہب ہے کیا اس کے لئے مسلمانوں کو اتنی غیرت بھی نہیں ہونی چاہئے ضرور ہونی چاہئے اور اسی غیرت نے ہمارا دامن پکڑا کہ ہم یہ رسالہ نکالنے پر مجبور ہوئے جسمیں نور افشاں وغیرہ عیسائی اخباروں اور آریہ گزٹ وغیرہ آریہ کے اخباروں اور مخالفین کے تمام اعتراض کے مفصل جواب دیئے جاتے ہیں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کو ضرور منگائے حجم ۳۲ صفحہ پندرہ روزہ قیمت نہایت کم صرف ۔۔۔

درخواست

بنام رحیم بخش ایڈیٹر و پروپرائیٹر انوار الاسلام شہر سیالکوٹ

اسرار قادری

مؤلفہ

جناب فیضمآب حضرت باہو ولد بایزید
سروری قادری عرف اعوان ساکن
قلعہ شور

مفید عام پریس سیالکوٹ میں
باہتمام منشی رحیم بخش ایڈیٹر انوار الاسلام سیالکوٹ کے چھپا
قیمت فی جلد ۶ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ مقدس اسم اور بالاتر اوسکی بزرگی جو ایک مخلوق کا وہ
خالق اور ہژدہ ہزار عالم مثل جن و انس و وحوش طیور ان کا رازق
بحکم وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا وَھُوَ یَرْزُقُ مَنْ
یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ اور درود نامحدود اوس سید سادات محمد محمود و
سلطان منصور موعود بمقام محمود قاب قوسین جو اسرار اونکا مخفی ہے۔ اوس کا
مقام اور لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ اوس کا انعام ذات متبرک
خاتم النبین والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واہل بیتہ اجمعین پر بعد ہٗ
مصنف بندہ درگاہ طالب بامطلوب و مرید لا یرید باھو ولد بایزید غلام
سروری قادری عرف آوان ساکن قلعہ شور کہتا ہے۔ کہ اس کتاب کا نام
اسرار قادری اور خطاب جامع الجمعیۃ ہے۔ اس سے کسی قدر کلمات
معرفت الا اللہ ذات و مجلس حضوری سرور کائنات پیغام تمام
والہام مالا کلام اور جاننا علم رسوم اور علم لدنی حیی قیوم کا ہر
ایک طالب مولی روشن دل کو معلوم ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا
اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ عِلْمُ الْمُعَامَلَۃِ وَعِلْمُ الْمُکَاشَفَۃِ
کہ علم دو قسم ہے علم معاملہ و علم مکاشفہ کیونکہ علم کسوٹی
کی طرح نیکی اور بدی و جودی سے تحقیق ہوتی ہے بنا بریں

فرمایا۔ لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیْوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ
کہ انسان حیوان سے علم کی عزت سے ممتاز ہے۔ ظاہری علم عبادت
با سعادت ہے اور باطنی عین باوادات جو الہام ہے۔ اور الہام ہیں
عارف باللہ کو دروازہ معرفت کہلاتا ہے جس سے خُذْ مَا
صَفَا دَعْ مَا کَدِرَ۔ وہ کون سی سلک ہے جو بے ریاضت اور بے
رنج گنج اور محنت بے مشقت ومشاہدہ سوا مچا ہدہ کے اور طلب
سوا طاعت کے سالہا سال کی ریاضت سے مقصود حاصل نہ ہو۔
اور اس سے ایک ساعت میں کل وجز ایک نقطہ میں جمع ہو جاویں
اور اسی لفظ سے کونین کی سیر کرے۔ وہ عارف باللہ کی نظر
جو اسم اللہ کے تصور سے تلوار کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰهِ تلاوت قرآن مجید سے نفس کو تہ تیغ کر ڈالے۔ اور دائمی
معاینہ کرے۔ ایک ناخن پر اُس کو لکھنے پڑھنے کی کچھہ ضرورت
نہیں۔ لیکن یہ مشکل کشائی کہ یکبارگی خدائی معرفت حاصل
ہو جاوے۔ بجز باطن صفا وحضوری حضرت محمد مصطفٰے صلعم کے نہیں
ہو سکتی۔ اور ایسی ہی صاحب حاضرات اسم اللہ ذات کا جس کو عزت
سے طریقہ العین میں طالب کو مطلوب ولی تک پہنچاتا ہے۔ انسان میں
سات قفل ہیں۔ قفل لسان۔ قفل قلب۔ قفل روح۔ قفل سر۔ قفل خفی
قفل جلی۔ وقفل توفیق الٰہی کہ اسے اسرار الانوار الہدایت کہتے ہیں۔
اسی طرح سات قفل طبقہ زمین کے ہیں۔ اور اسیقدر آسمان کے اور
ایسی ہی کرسی اور عرش کیلئے اور قفل لوح محفوظ اور نیز قفل ازل و
مقام ابد وقفل دنیا وقفل عقبیٰ۔ اور قفل معرفت توحید الٰہی کی۔ اور قفل

مقام تجرید و تفرید کے اور مقام ناسوت و قفل مقام ملکوت و قفل مقام جبروت و قفل مقام لاہوت اور قفل لامکانی لا اللہ اور قفل دوامی مجلس حضوری محمد رسول اللہ صلعم یہ اکتالیس قفل ہیں۔ جو بندہ اور خداوند کریم کے درمیان حائل اور حجاب ہیں۔ پس مرشد کامل وہ ہے۔ کہ ایک دم اور ایک ہی قدم میں کلید اسم اللہ ذات و کلمہ طیبہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمدٌ رسولُ اللہِ سے جو نص قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ تمام قفل کو کھولدے۔ اور ایک دفعہ بمنظور حضوری محمد رسول اللہ صلعم بمدد اللہ کے کرادے ورنہ وہ مرشد خام ہے جسکو تلقین حرام ہے۔ کیونکہ سیماب جب کشتہ نہو وہ کیمیا کی لائق نہیں ہوتا اسی طرح جب تک استاد کامل عارف باللہ صاحب طلسمات راہ طلسمات خزانہ اور معما اسم اللہ کا کھولکر خزانہ نبخشے کچھ نہیں ہوسکتا پس اللہ بس باقی ہوس مرشد کامل و ناقص فی المراتب حاضرات و اسم اللہ کی کلید سے ہوتا ہے۔ عارفوں کو وہ کلید کافی ہے۔ اور احمق سہوس میں ہے۔ جس نے کونینی مطالب اس سے حاصل نہ کئے جاہل مجہول بے عمل ہے۔ اور یا معرفت اللہ سے بے خبر ہے۔

سوال شتہ امیر کے سوال دوسے جان کا دیال ۵

یا پچھر و مرشد ہر دو پیر بر مقام ناصر و مرشد عاجز است ناموس نام

یہ یاد رکھو مراتب دو قسم پر ہوتے ہیں۔ جو اسم اللہ سے وجود میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایک مرتبہ توحید و معرفت جس کا ابتدا و انتہا شناسائی اللہ فنا فی اللہ ہے یہ مرتبہ عارف محض فقیر با خدا کا ہے۔ دوسرا و سکا ابتدا و انتہا محض آواز جواب ہے۔ اور مرتبہ درویشی جو دن رات

لوح محفوظ کا مطالع نیک و بد کرتا ہے۔ وہ پالا ہے۔ اور فقیران مراتب کو کمینہ اور کمتر نجومیوں کا مرتبہ جانتا ہے۔ کہ وہ اشنا لوح کا ہوا نہ مشفق خدا یگانہ کا۔ بعضے ایسے ہی ہیں جو مغرب و مشرق جنتی ماندیوں میں نمک ڈالا جاتا ہے۔ سب معلوم کر لیتے ہیں۔ یہ مراتب اوتاد اور ابدالوں کے ہیں۔ فقیر اس مرتبہ کو بھی خیال میں نہیں لاتے کہ یہ تو سیر زمین ہے۔ فہ مراتب وحدانیت معرفت عین الیقین کا ہے۔ ہفتاد منزل فوق العرش قطبیت کا درجہ ہے۔ اور ہفتاد منزل فوق القطبیت غوثیت کا مرتبہ ہے۔ یہ مراتب کشف و کرامات کے بعید غرق ذات سے ہیں۔ فقیر تو اس کمینہ مرتبہ پر بھی نظر نہیں ڈالتا کیونکہ ہوا میں برباد ہیں۔ اور طالب طلب مریدیں شاد ہے۔ چنانچہ حدیث قدسی عَبْدِیْ تَنَعَّمْ لِیْ وَ اَنِسْ وَ اِنِّیْ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ کُلِّ مَاسِوَی اللّٰہُ۔ کہ اے بندہ میرے ساتھ خوش رہو۔ اور میرے ساتھ ہی انیس بن کہ میں ماسوے اللہ سے تیرے لیے افضل ہوں۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ فقیر اہل خدا ہیں۔ اور اہل مراتب اہل ہوا۔ پس اہل خدا اور اہل ہوا کی ہمنشینی کبھی درست نہیں ہوتی۔ جس مسلک سلوک حاضری خدا لایزال ہے۔ جس میں وجود دہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور عین العین چہرہ نمائی کرتا ہے۔ اب وہ مقام جس کا ابتدا و انتہا تمام مخلوقات پوشیدہ و ظاہر موجود ہے وہ اسم اللہ سے ذاتی کی طی میں ہے۔ اور اسم اللہ ذاتی قلب کی طی میں ہے۔ اور قلب سر کی طی میں ہے۔ اور سر روح کی طی میں ہے۔ اور روح اسرار کی طی میں ہے۔ اور اسرار خفی کی طی

میں ہے - اور خفی جلی کی طی میں ہے - اور ہویدا سویدا کی طی میں
ہے - جب یہ مجموعہ روشن ضمیر میں داخل ہو جاوے - اوس
پر تمام علوم منکشف ہو جاتے ہیں - اس سے کوئی چیز پوشیدہ
نہیں رہتی - اس کو ہفت قادری علم معرفت اور عالم فیض
بخش کہتے ہیں - عالم اللسان و عالم علم القلب و عالم الارواح
و عالم السر و عالم الاسرار و عالم الخفی و عالم النور الہدایت و عالم
تمام تحصیل اور عارف خداوند ہر ایک علم سے چوداں علم نکلتا ہے
اور ہر ایک ان چوداں علموں سے اکیس ہزار علم نکلتا ہے
جو کوئی ان تمام علموں کو تحصیل کرے - اوس کو عارف و
حکیم کہتے ہیں - اوس کے نزدیک عام و خاص جاہل ہیں
کہ یہ علم خاص الخاص حکیم کا ہے - جو قلب سلیم سچی تسلیم رکھتا
ہے اور پھر وہ بات نہیں کرتا - کیونکہ لا تکلم کلام الحکمۃ
عند الجہال اور پھر من عرف ربہ فقد کل لسانہ کہ
جو خداوند کو پہونچ گیا - اوس کی زبان بند ہوگئی وہ مرشد جو یکقدم اوس
یکدم پر مقام ابتدائی یا انتہائی وجود یہ حاضرات اسم ذاتی اللہ سے نہ
کھولے اوسکو مرشد کہنا نہ چاہئے - کہ وہ محروم قال ہے - بےخبر معرفت
وصال سے اللہ بس باقی ہوس جس نے پایا اوس نے علم کیا پایا اور
جسنے شناخت کی اوس سے علم سے شناخت کی چنانچہ
مصرعہ کہ بے علم نتواں خدا را شناخت العلم دانستن اب کیا
جانے اور شناخت کرے - اور کیا پائے پہلے لسانی علم ہے - کہ
عین الیقین سے اقرار کرے چنانچہ قولہ تعالیٰ اقرا باسم

رَبِّكَ الَّذِی خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ الخ کہ اس مربی کے نام پڑھو جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور انسان کی پیدائش علق سے جس نے قلم کو علم دیا۔ اور انسان کو نامعلوم ہونے سے معلوم کر دیا اور دوسرا قلبی علم حسب قلب زبان کھولتا ہے۔ تو پھر یہ زبانی نطقی رحمانی ہے۔ جس کی شان یہ ہے۔ **قولہ تعالیٰ** مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی کہ ہمارا پیارا تو اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ خدائی زبان سے آواز۔ چنانچہ آپ نے اس حالت میں فرمایا مَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجَا کہ جو چپ رہا اُس نے نجات پائی جسکو الٰہی قرب ہے۔ وہ متوجہ دل لگا ہی ہے۔ چنانچہ مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ جو شخص خدا کے پاس لایا دل سلامت۔ اور یہ رستہ ہے صراط المستقیم اُس راہ سے دیدہ دل کی کھول بعینہ حقیقی معشوق کا حق الیقین تک پہونچا چنانچہ **قولہ تعالیٰ** اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اپنے جانوں سے حقیقی مطلوب کا مشاہدہ کرو ذاتی اسم کے دوامی تصور سے ہزاراں ہزار تجلیات میں چہ ہوتی ہیں۔ اور روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔ بے محابانہ خدائی حضور اور بے حجاب روشنی معرفت الٰہی اظہر من الشمس عین العین اس مقام میں کشف غیب سے میسر ہوتی ہے۔ بموجب آیۂ کریمہ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا کہ آدم کو ہم نے سب نام تعلیم کر دیئے ہیں۔ خالق کے ساتھ اُنس و قرار اور مخلوق سے گریختن و فرار بمصداق اس آیت کریمہ کے اعتبار کر وَفَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ کہ سب مخلوق سے دامن چھوڑ کر خداوند کی طرف دوڑو چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے اَلدُّنْیَا

قَوْسٌ وَحَوَادِثُهَا سِہَامُ الْاِنْسَانُ ھَدَفٌ وَرَمَاہُ
رَبُّ فَاَیْنَ الْمَفَرُّ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ حَتّٰی نَجَی النَّاسُ
کہ دنیا کمان اور حوادثات تیر انسان نشانہ چلانے والا خدا اب کہاں
ہوجا پناہ بس بھاگو خدا کی طرف تاکہ نجات پالو۔ اور پھر فرمایا۔ مَنْ
عَرَفَ اللّٰہَ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَعَ الْخَلْقِ جس نے مولا کا عرفان
کرلیا۔ وہ مخلوق سے لذت نہیں پکڑتا۔ اور شاہ محی الدین
عبدالقادرؒ فرماتے ہیں۔ اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ اَلْمُتَوَحِّشُ
مِنَ اللّٰہِ خدا کا مونس مخلوق سے مفرور ہوتا ہے۔ اسم ذاتی اللہ کی حاضرات
سے سات طریق کھلتے ہیں۔ طریق علم تفسیر ایات مجموعہ طریق علم
تفسیر ایات وعدہ طریق علم تفسیر ایات وعید طریق علم آیات
قصص انبیا طریق علم تفسیر ایات امر بالمعروف طریق علم تفسیر
نہی عن المنکر طریق علم تفسیر وایات منسوخ طریق علم تفسیر ایات ناسخ
یہ تمام آیات ختم قرآن شریف موقف الرحمان مخالف شیطان کے
علم ہیں۔ جو کوئی ان میں ایک آیت پہ بھی محقق ہوگیا۔ وہ گنج دنیا والآخرہ
پا پنہا سے بے احتیاج اور بے پرواہ ہوگیا۔ اس پر کوئی چیز پوشیدہ
نہیں رہتی۔ چنانچہ علم گنج کیمیا و اکسیر و علم گنج و دعوت
تکسیر و علم گنج تفسیر کہ جس کی دستیابی سے اسم اعظم کا قادری
ہوکر روشن ضمیر ہوجاتا ہے سو علم گنج باتاثیر علم گنج بھرا ہوا اور
حاکم و امیر مرشد کامل پہلے دن ہی اسم ذاتی اللہ سے طالب اللہ کو شش
دیگر ان پنج گنجوں کا فرمانبروا بنا دیتا ہے۔ اس لئے صاحب نظر
مستقی۔ ازلی اور اوس کے مرتبہ و احوال خاص و عام کو

معلوم کرے چنانچہ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ - ہدایت کرنے والا متقیوں کو جو غیب کو مانتے ہیں - پھر طالب اللہ کو تلقین ذکر فکر اور تعلیم علم فیض جو ازلی دن میں اوس کو ملنا ہے کرے ۵ ہر حدیث آیت زال بشنوی - مرد عارف آن بود حاضر نبی - اے عزیز و رجعت نفس اور معصیت نفس سے خبردار ہو کیونکہ عالم کی رجعت و آفت طمع ہے - اور فقیر کی آفت اور رجعت مخلوق کی رجوعات ہے - کیونکہ ارادت بادشاہ و امرا و وزرا پیدا کرتی ہے - حرص و ہوا سے - اور رکھتی ہے قرب خدا - اور دنیا دار کی رجعت و آفت بخل ہے - اب بیان توجہ مرشد کا طالب سے ہوتا ہے - یادرکھو توجہ تین قسم پر ہوتی ہے - توجہ ذکر و فکر - توجہ مذکور توجہ حضور توجہ ذکر و فکر تو عوام کے لئے ہے - جس سے موکلوں اور فرشتوں سے پیغامبری ہوتی ہے - اور توجہ مذکور وہ خدائی شہر سے قریب اور الہام کے نزدیک لیجاتی ہے - لیکن سہ ہی تمام پردہ بن جاتی ہے اور توجہ حضور مثل صورت نور ہزاران ہزار جواب باصواب لاتی اور لیجاتی ہے - پس بغیر توجہ مرشد کامل کے اگر طالب تمام عمر ریاضت سے بال کے موافق اور بسیاری عبادت سے گوزپشت ہوجاوے تو وہ کچھ بھی مفید نہ پڑے گی - جب تک مرشد کامل کی توجہ نہو بسیاری ریاضت سے مرشد کی یکبارگی توجہ زیادہ موثر ہوسکتی ہے - پس توجہ حضور بتصور اسم ذاتی اللہ حاصل ہوتی ہے - بنابریں جو توجہ ذاتی ہوگی - اس میں تصرف کی توفیق معرفت توحید ذات الٰہی سے ہوگی - کیونکہ اصل پر اور وصل اصل

پس وصل و اصل جب ایک ہوجاویں گے تو وہاں لطف یک ذاتی
حاصل آنے لگا - چنانچہ عارف باخدا و خدا را عارف ہوجا پہنچا پس اسکو
حضور الحق کہتے ہیں - کہ حقیقت میں تحقیق اور معرفت میں موفق ہے - اور
ذکر قلبی اوس کا قلزمی جوش سے لہریں مارتا ہے - ایسے تصرف کو
بھلا مردہ دل زندیق جو نفس کی قیدی ہو رہی ہیں - اور باطنی حال
سے بے خبر ہیں - کیا جانے تو باطنی توجہ وہ ہوتی ہے - کہ تمام ہشردہ
ہزار عالم کو طے کرے اور طالبوں کے لئے بھی طے کا رستہ کھولے -
اور سب عالم دکھاوے اس توجہ کو موجہات کہتے ہیں کہ جس کی
ہر شش جہات قیدی ہو رہے ہیں - توجہ کوئی معمولی بات نہیں - بلکہ
توجہ تو ترک نفس فرحت روح بقا باللہ میں غرق مطالعہ لوح محفوظ
ادمی کی قلبی ورقوں کی سطروں کا ایک حرف ہے - اس سے
عوام الناس ممتاز ہے - ایسی توجہ کو فیض بخش عوام کہتے ہیں -
مصنف کہتا ہے کہ قاعدہ کے سوا کوئی طالب متوجہ نہیں ہوسکتا
مرشد کا اختیار ہے کہ توجہ باطنی سے ہر ایک مقام طے کراوے -
پہلے طالب کی تصوری صورت اپنے تصور و تصرف میں رکھے -
جب نفی لا الہ کہے تو صورت نفسی تصوری طالب کی فناہ کرے
جب وہ صورت فناہ ہوگئی - بعدہٗ تصوری صورت طالب کی
اپنے تصرف میں لاکر اثبات الا اللہ میں لیجاکر طالب کا روح
و قلب زندہ کردے کہ باطنی حواس خمسہ کا پردہ کھلجاوے اور
اوصاف ذمیمہ محو جاویں - اور طالب سے کوئی چیز پوشیدہ نہ
رہے اور معرفت اللہ میں ہمیشگی کریں - بعدہ پھر صورت طالب کی توجہ سے تصرف

میں لاکر مجلس محمدی میں پہنچا دے وہاں مشرف کرا کر کوئی منصب دلاوے
تاکہ طالب لامحتاج ہو جاوے کسی سے اپنی احتیاج نہ رہے لیکن اصل
توجہ تو وہ ہے کہ ایک دم میں ذکر کرکے مقام کو جو ہر ایک ادنیٰ مقامات
سے کئی ہزار قطرہائے خطر کی نفسانی شیطانی بلاؤں سے آباد ہو رہا
ہے۔ صحیح و سلامت منزل مقصود تک لے جاکر فمن دخله كان امنا
کا مصداق بناوے یعنے توجہ کے روبرو کے ہیں کہ درمیان میں کوئی پردہ
حائل نہ ہو وجہ بوجہ اور مشاہدہ بمشاہدہ ہو۔ پھر یہ توجہ تین قسم پر ہے
توجہ مخنث یعنے دنیاداری دنیا کے حصول کے لئے توجہ مونث یعنی عقبیٰ
جو طالب عقبیٰ حصول عقبیٰ کے لئے توجہ کرے۔ توجہ مذکر یعنے طالب مولے جو
حصول مولے کے لئے توجہ دلاوے پھر کل کا وہ مالک ہو جاوے پس کل کلید
ہے۔ پس جو توجہ سے کلید تک نہ پہنچے وہ مقلدوں سے ہے بے خبر
توحید اور مشاہدہ النور با نور و حضور با حضور سے ؎ بہر بارے محبت راچہ آرائی
خطاب ۔ چوں حباب از خود تہی شد گشت آب ۔ جواب مصنف ؎
ہر یکے از قطرہ یابد من بدریا یافتم ۔ چوں عین دریا یافتم خود گم بدریا ساختم

شرح مقامات

مقام علم مقام بخشش و مقام عطا و مقام معرفت و مقام فضل و مقام قرب و مقام ذکر و مقام فکر و
مقام فیض و مقام قبض و مقام بسط و مقام قوت و مقام توفیق و مقام شوق و ذوق و مقام
ترک و مقام توکل و مقام مجاہدہ و مقام مشاہدہ و مقام غرق و مقام حضور و مقام توحید و مقام
الہام و مقام دلیل و مقام وہم و مقام اوہام و مقام خیال و مقام وصال و مقام شکر و مقام محو
و مقام حال و مقام ماضی و مقام مستقبل و مقام خلق و مقام سکوت و مقام ناسوت و مقام ملکوت
و مقام جبروت و مقام لاہوت و مقام جبرت و مقام عبرت مقام سویدا و مقام ہویدا و

مقام قلب و مقام وجد و مقام نور مقام صدق و مقام جوہر الانفاس و مقام کنز بنا اسلام و مقام طاعت و مقام ولایت و مقام عنایت و مقام غنایت و مقام مراقبہ و مقام محاسبہ و مقام مکاشفہ و مقام کرامت و مقام باللہ و مقام لقااللہ و مقام فنا فی محمد و مقام تجلی سرح مقام سر مقام تمثل مقام خفی مقام طلب مقام محبت مقام مد نظر اللہ منظور کہ نظر بر قلب است نہ بر وجود انسان کہ اہل کلب است جیفہ طلب است نجس نجاست بعقل شیطانی منصوبہ اہل فراست مقام استقامت مقام تجرید و مقام تفرید و مقام مفتاح مقام رجاع مقام خوف و مقام تصور و مقام تصرف تمام مقام کا مجموعہ اور جملہ جمعیت دفاتر حق فنا فی اللہ مطلق ہے جسکے لئے فرمایا۔ اذا تم الفقر فہو اللہ کہ جب فقر تمام ہوجاتا ہے تو باقی خدا ہی رہجاتا ہے جو طالب ان مقاموں کو علیحدہ علیحدہ توجہ سے طے کرے وہ خام ہے اور مرشد نامرد اسلئے کہ تمام کو ایک ہی تصور میں کیوں نہ یکتا کر دیا۔ ایسے خام کو مرشد کہنا نہ چاہیے۔ جو طالب عاجز راسخ اعتقادی سے جان دینے کو بھی طیار ہے تو مرشد کامل خدائی معرفت بخشنے میں ہوشیار ہے مرشد ناقص رہزن شیطان ہے جو اوسکا طالب پریشان وحیران ہے۔ فقیر جو کچھ کہتا ہے حساب سے کہتا ہے نہ حسد سے بلکن الحق مر واقع ہے سچ کا مرتبہ تلخ ہی ہے گو مکڑی بھی جالا بناتی ہے لیکن وہ مرتبہ شہباز نہیں حاصل کرسکتی جو مرشد ابھی راہ تک رہا ہے اوسکو طالبوں کی ضرورت ہے اور جو دوامی حضوری ہے اوسکو حصول ارادتمندوں سے کیا دور ہے اللہ بس باقی ہوس سے غرق راغم نیست فی اللہ عارول خلق وہم است قالب زیر کل اسم ذات اللہ کی غایت حضوری تاثیر ہے اسم اللہ کی طرح تمام قلب و قالب ایک ہو جاوے اور اسم غالب ہوکر تمام جسم کو اپنے قبضہ تصرف میں کرے کہ نفسانی خصائل اربعہ عناصر کے کثیف خامہ سے کثافت کو دور لیجاویں اور نیک خوئی اور روحانیت ظاہر ہوجاوے۔ نور تصور اسم ذات اللہ دلی معرفت مشاہدہ نور محمد سرور کائنات اور نور فنا فی الشیخ یہ نص اور نطق دلائل سے ثابت ہیں چنانچہ واذکر ربک اذا نسیت کہ مولا کو یاد

جب بھول بھی جاؤ۔ اگر ہر دم خدائی یاد میں گذرے۔ تو وہ
ابدالآبادی زندگی کا موجب ہے۔ اور حکم نفخت فیہ من روحی
میں داخل ہے۔ کہ اس میں میرا روح ہے۔ جب سے روح اعظم وجود
معظم میں داخل ہوکر اسم ذات اللہ کہنا شروع کیا تاقیامت
ہوجاوے گی۔ ابھی تک وہ ماہیت انتہائی اسم اللہ ذاتی
سے واقف نہ ہوا ہوگا۔ پس ایسے وجود نور کو ہر حال اور ہر قول
اور ہر اعمال معرفت قرب وصال میں حاضر رکھے۔ جب نفس
مطمئنہ تزکیہ کرکے نوری و قلبی لباس پہن لیتا ہے۔ پس قلب نوری
روح کا لباس اور روح نوری سر کا لباس اور سر نوری اسرار کا
لباس پہن لیتا ہے۔ اور یہ سب نوری لباس سے ملبس ہو جاتے ہیں۔
تو اوسوقت وجودی صورت بھی نوری ہو جاتی ہے۔ اوسوقت
کو پھر وہ محض توحید توفیق الٰہی کی کہتے ہیں۔ اوس فرقہ سے تعجب ہے
جبس دم کے مقلد باطن سے بے خبر دم کو بائیں طرف بند کرتے ہیں
اور کہتے ہیں۔ کہ قلبی مقام ہے۔ قلب کو کلب بناکر کہتے ہیں۔ کہ
اس ذکر کا نام ذکر حبس کہتے ہیں۔ اور یہ حبس مشاہدہ حضوری سے
تعلق رکھتا ہے۔ اس کی شرح توعبث ہے۔ پھر حبس کرکے
دل کو دائیں طرف لاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ روحی مقام ہے۔ اور
بے خبر مقام روح سے کیونکہ مقام روحی ذکر روح میں مثل طوفان نوح
کی ہے۔ جس کی کشتی شوقی فوقی عرش سے ہوتی ہے
اور سر و ملخی کو ذکر خفی اور ذکر یخفی و
قربانی و سلطانی کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ تمام ذکر دوں

سے پہلے تیر طالب دنیا خناسی وساوس و توہمات اور شیطانی مکائد پر چھے ہوتے ہیں۔ اب ذکر کی اقسام بیان ہوتی ہیں۔ ذکر اللہ اسم ذاتی ذکر اللہ ذکر لہ ذکر ہو ذکر ہو ذکر ہو الحق ذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ۔ مجموعہ سات ذکر ہیں۔ ان ہر ایک سے ایک لاکھ چوبیس ہزار ذکر کھلتا ہے۔ بلکہ ذکر اللہ کا بے حساب ہے جس کی تحریر و تقریر بے انداز ہے۔ جیسے کہ خداوند کریم فرماتے ہیں۔ قولہ تعالیٰ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا۔ کہ اگر تمام دریا سیاہی ہو جاویں تو خدائی کلمات کی تحریر وہ سب ختم ہو جاویں۔ ان تمام اذکار کا تصور و تصرف حاضرات اسم ذاتی اللہ سے سروری قادری مرشد کامل پہلے دن سبق دیتا ہے۔ اور طالب قادری اخلاص سے پڑھتا ہے۔ تو جو دی کلی مقامات گنج درجات پوشیدہ نہیں رہتے۔ کوئی طریقہ ہی قادری کی منتہا و ابتداء کو نہیں پہونچ سکتا۔ اگرچہ مدت تک ریاضت کا پتھر سر پر مارے کیونکہ دوسرے طریقہ تو چراغ کی طرح ہیں کہ جس کو نفسانی ہوا عورت کی خواہش شیطانی آفات کی ہوا دنیاوی اتنا گل کر دیتے ہیں۔ اور طریقہ قادری چمکتے ہوئے آفتاب کی مانند ہے۔ اس میں ابدالآبادی خوف کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی دوسرے طریقے والوں سے کہے چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد۔ اگر کوئی سراسر یاد گیرو۔ مصنف جواب دیتا ہے چراغ راہ چہ حاجت آفتابم۔ چراغ عشق را بتی کشتہ سازم۔ اگر کوئی اہل

طالبوں سے پوچھے سو جواب اوکا یہ ہے کہ ... ہر آنکس نفس نہ بندد شیطان بسوزد
غلام قادری مصنف کی طرف سے جواب ہے سو مراد او سے یہ ہے ... تبعیت
کہ ریشے را نگہدارم تبعیت ہر آنکس را کہ خواہم می فرازم ہر آنکس را کہ خواہم
میاں بہا ہیم انتہائی درجہ مرید طالب قادری کا الہامی ذکر ہو کر مستغرق فنافی التوحید ہو کے

ذکر را بگذار و بگذر از قلب	تا ترا حاصل شود توحید رب
قادری را این مراتب با حضور	قادری خاص است خاص الخاص نور
شد مریدم قادری روز ازل	این طریقہ فیض رحمت حق فضل
ہر کہ منکر زین طریقہ روسیاہ	رافضی زندیق شد دشمن اسد
باہو قادری رامی شناسد با نظر	ہمچو زرگری شناسد سیم و زر

تعجب ہے تو اس احمق سے ہے جو کہتا ہے کہ دین و دنیا کا مجھ پر عطا ہے - یہہ قول جبلہ شیطان سراسر تابع نفس و ہوا کا ہے دین و دنیا تو قادری کا عطا ہے - جس میں قدرت تدبیر ہے - اور دو جہان پر وہ امیر ہے - کہ قولہ تعالیٰ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ - اوسکے تصرف میں ہے اور غیبی خزائین اوسکے تصرف میں ہو جاتے ہیں سوا تلاش کے ہدایت عنایت دوامی حضوری محمد رسول اللہ سے مراتب پاتا ہی بھلا اہل شقاوت ایسے مرتبہ کو کہاں حاصل کر سکتا ہے - **ابیات**

فقر گنج از گنج بے شمار	فقر با اخلاص و صدق و اعتبار
فقر رحمت راز وحدت نور حق	در حکم فقرش بود جملہ خلق
فقر را عاجز مبین مفلس حقیر	نظر فقرش کیمیا روشن ضمیر
باہو فقر نفس را رسوا کند بہر از گدا	مالک الملکی فقیر بہر خدا

وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ جانو فقر ف ق ر تین حرف ہیں ف

مراد فاقہ فناء النفس کہ وجود میں ہوا وہوس کچھ نہ رہے۔ ق سے
مراد قالب قلبی معمور پر از نور اللہ حرف ر سے مراد رحمت خدا
کی طرف سے دوسری طرح ف سے مراد فرد فرد انیت غرق
مع اللہ فنا فی اللہ ق سے مراد قرب قدرت قوت جمیعت
ر سے مراد راز قلب قلبی جو کوئی فقر میں معانی کے لحاظ سے قدم
رکھتا ہے۔ وہ فیض کی روشنی حاصل کر لیتا ہے۔ اور جو دنیا کی طرف
رجوع کرتا ہے۔ وہ فقر کا بوجھ اٹھا نہیں سکتا۔ بلکہ ان حروف
سے وہ یہ مقصود لے کر مراجعت کرتا ہے۔ ف سے مراد فضیحت
فتنہ مراتب فرعون حرف ق سے مراد قہر خدا مراتب قارون اور
حرف ر سے مراد رد مراتب راندہ ابلیس خبیث اول مرشد کامل
طالب کو تین مراتب عطا کرتا ہے۔ پہلے استثنائی بفقراء جو کرامت
سے اچھی ہے دوسرا استغراق بشوق ولذت خدا روح شاداب
اور نفس فنا تیسرا یگانہ بخدا جو یکتا ہے۔ مخلوق و
دنیا و مافیہا بلکہ طالب مولے تو دنیا سے گندی بو
مردار سے پاتا ہے۔ جو اس کو دنیا اور اہل دنیا سے
بھاگنے کے سوا اور کوئی راہ نظر نہیں آتا۔
بلکہ ہفت اقلیمی بادشاہی اور سلیمانی ملک
کو قبول نہیں کرتا۔ پس معلوم ہوا کہ وہ
فقیر ہے با خدا کامل فقیر ظاہری تو
عوام الناس سے میل وجول رکھتے ہیں۔ لیکن
باطنی طور پر وہ حضور میں ہیں۔ جب فقیر

بات کے لیئے لب ہلاتا ہے تو ظاہر میں لوگ خیال کرتے ہیں
کہ وہ ہم سے ہمکلام ہے۔ اور باطن میں وہ اشہبانہ وادلیہ
کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔ اور لوگوں کو معلوم ہوتا ہے
کہ ہم سے خطاب کر رہا ہے۔ اور مولا کریم فرماتے ہیں۔
کہ میری جناب میں سرگوشی کر رہا ہے۔ اور محمد رسول اللہ
صلعم فرماتے ہیں۔ کہ یہ ہماری حضرت میں عرض کرتا ہے۔
جب فقیر کو یہہ مرتبہ اور جب ملجاتا ہے۔ تو وہ جسم نور
روشن آفتاب کی طرح ہر جگہ اور ہر مقام میں ظہور میں
حضور ہے۔ جیساکہ سلطان بایزید صاحب فرماتے ہیں کہ تیس سال
میں خداوند کریم سے ہمکلام رہا۔ لوگ کہتے تھے کہ ہم سے گفتگو
کر رہا ہے۔ یہ ایسے اعلیٰ مراتب حق تعالیٰ کی کہنہ کن
سے ہیں۔ فقیر کی ہشیاری بغیر غرق فنا فی اللہ کے
غلط ہے۔ ایسی ہی غرق فنا فی اللہ ٹھیک نہیں بغیر
مشاہدہ کے ہشیاری کا جواب باصواب یہ ہے۔ کہ
فقر کی زبان سیف ہے۔ جو ازلی روز جس میں
جف القلم بما انت لاقٍ لکھا گیا۔ اوس کی نقتب سیاہی فقیروں کی
زبان پر رکھی گئی تہی۔ جو کن کے وعدہ سے فقیر بھی
الست چاہتا ہے۔ کہ سیف تیز ہو جاوے۔ جو
وجود ہے۔ جس کا طریقہ لکھا جاتا ہے۔ پہلے تین دفعہ
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسم
ذاتی اللہ بفکر مرقوم زبان سے مشق کرے۔

اُس کے الفاظ تیغ برہنہ ہو جاویں گے۔ اگر دشمن پر کے لئے چند دفعہ بھی بد دعا کرے گا۔ تو بیشک اوس پر قہر الٰہی نازل ہوگا۔ اسلئے کہ فرمایا لِسَانُ الْفُقَرَاءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ کہ فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے وہ زبان کون سی ہے۔ جو قرآن و حدیث و رحمان کے موافق اور دنیا و نفس امارہ شیطان کے مخالف ہو ایسے فقیر دل کے وجود نور ہیں۔ کہ ہمیشہ حضوری مدام اللہ سے متصل ہیں چنانچہ فرمایا خُلِقَتِ الْعُلَمَاءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَ خُلِقَتِ الْفُقَرَاءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ اور قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کَمِثْلِ نُوْرِہٖ کہ فقیر اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اور اس آیت سے ان فقرا کی طرف اشارہ ہے ایسے فقیر لا یحتاج بے نیاز ہے۔

ابد الاباد وحدانیت احد میں غرق صاحب راز مقدس اور واحوں کے شہباز سہ نصیب خران ست از مال من از برائے زر مال خرنخواہم شدہ مراز پیر طریقت نصیحت یاد ست۔ کہ غیر باد خدا ہرچہ ہست بربا داست۔ دولت بسگاں دادہ اند نعمت بخراں۔ من امن ا مانیم تماشا نگراں۔

دنیا دار جب قبروں سے نکلیں گے کسی کا مونہہ قبلہ کی طرف نہ ہوگا۔ کیونکہ دنیا نے اون کو قبلہ سے پھیر دیا ہے اور مسکین فقراء رو بقبلہ ہوں گے کیونکہ معرفت الٰہی نے

اونکا مونہہ دنیا سے پھیر رہا ہے۔ اور فقرا انکا مونہہ بہت شان وشوکت کے ساتھہ چودہویں رات کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ اور اہل دنیا کا مونہہ سیاہ بد صورت کہ نحوست کے نشان اوس پر نمایاں ہوں گے۔ علما تو قیامت کو حلال کے حساب سے اور اہل دنیا حلال وحرام کے عذاب ہیں اور فقیر عارف باللہ بے حجاب من اللہ اور بے حساب کیونکہ خدائی امان ہیں ہوتا ہے۔ جو نہ رکھتا ہے اور نہ گنتا ہے۔ اور نہ قیامت کے میدان ہیں مونہہ حساب کو دکھاتا ہے۔ جو خداوند کے سوا کسی لالچی حجاب کے عبادت کرتا ہے۔ وہ ویسا ہی بے حجاب بے عذاب بہشت ہیں آئے گا۔ اسلئے فرمایا۔

وَحُبُّ الْفُقَرَاءِ ضِيَاءُ الدِّيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ وَحُبُّ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَاءِ وَبُغْضُ الْفُقَرَاءِ مِنْ اَخْلَاقِ الْفِرْعَوْنِ

پس معلوم ہوا کہ دوات موجب ہدائیت اور فضیلت موجب طلب اور مرشد موجب وسیلت چنانچہ قولہ تعالیٰ وَابْتَغُوا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ کہ اُس کی طرف کوئی وسیلہ تلاش کرو۔ پس علم وسیلہ نہیں بلکہ علم تو راستہ کی روشنی ہے اور وسیلہ تو مرشد کامل جو نگہبان و بدرقہ یا ناں موصول کرانے راہ حافظ کا ہے۔ اور رسانندہ معرفت اللہ کا اور واقف کرانیوالا کشف کا جو سات قسم پر ہوتا

ہے ۔ اول کشف القلوب دوم کشف القبور سیوم کشف المحضور چہارم کشف المسرور پنجم کشف المذکور ششم کشف حقائق التوحید ہفتم کشف استدراجی شیطانی نفسانی جنونیت جس سے دنیاوی حشم کا خیال کرکے مقہور ہو جاتا ہے ۔ کشف حقیقی خاص الخاص قرب خدائی کا اور حضوری رسول آلہی کا حیرت و غیبت گواہ سوز و گداز وجودی سے دن رات آہ آہ کشف جامہ کثیف کثافت کا اور کشف جامہ لطیف لطافت کا

ع

نظر مشاہدہ معنی چشم دل کروم　　حجاب عینک چشم ست مرد بینا را

جواب مصنف

چشم آن باشد کہ بر حق شد نظر　|　چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

ع

مرشد آں باشد بود قربش الہ　|　طالبانرا باز دارد از گناہ

قولہ تعالیٰ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ ۔ پس جو دلی نہایت طمع و حرص دنیا فانی سے اور بیہودہ شغلوں میں مردہ دل ہوتا ہے اور معرفت توحید مولا میں وہ رستہ نہیں پا گیا اسکو گو کتنی آیات و حدیث و وعظ نصیحت کیا جاوے وہ ہرگز مفید نہیں ہو سکتا ۔ جن کے حق میں خداوند کریم ارشاد فرماتے ہیں لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی اے محمد تو ہرگز نہیں سنا سکتا مردوں کو اور صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ۔

کہ وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔ وہ کیا پھریں گے۔
لیکن فقیر سالک کا انتہا جیب اللہ ہے یعنے اذا تمّ
الفقر فہو اللہ اور واللہ الغنی وانتم الفقراء د
رب بما انزلت الی خیر فقیر ختم فقیر کا یہ ہے کہ اسم
ذاتی اللہ کے تصور سے تمام وجود نور ہو جاوے۔ اور
سر حضوری مجلس محمدؐ اس مقام میں ہوتا ہے۔ لی
مع اللہ وقت لا یسعنی فیہ ملک مقرب ولا نبی
مرسل یہ مراتب فنا فی اللہ کے ہیں۔ عین العین توحید
میں غرق نور اللہ میں نور اور قرب اللہ میں منظور

رازے

وقت ذکر و رفت فکر و رفت مذکورش حضور
نور بودم نور باشم عافیت شد خاص نور

اسلئے فرمایا النہایۃ رجوع البدایۃ کہ انتہا نور محمدیؐ
کا رجوع کر اصل نور اللہ کی طرف ہو معکم اینما
تکونوا کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو جیسا کہ
خاقانی فرماتے ہیں ؎

پس از سی سال ایں معنی محقق شد بخاقانی کہ یکدم با خدا بودن بہ از تخت سلیمانی

جواب مصنف ؎

باہو بحر غرق فی اللہ شو کہ با خود خود نمی مانی ہمے نامحرم ہست آنجا کہ غرقش راز ربانی

دع نفسک وتعال جو کوئی نفس کو فنا نہ کرے وہ روح
بقا تک نہیں پہونچ سکتا اور نہ ہی معرفت لقا محمد رسول اللہ

صلعم کی حضوری کے لائق ہو سکتا ہے ؎

جلوہ بخشی ز بہر مشتاقی — رفت فانی چو یافتم باقی

کیونکہ مقام فانی نفس کا ناسوت ہے۔ ربانی متعلق روح کا ہے۔ مقام لاہوت لامکانی ہے ؎

خوش آنجا کہ چوں خزانہ استخواں باشد

خوش آں درد کہ از چشمے بد اندیشاں نہاں باشد

یقین سے جان بعض تو ابھی معرفت میں پوری نہیں اور فقیر ہیں۔ اور بعض تمام معرفت کو طے کر چکے ہیں۔ وہ فقیر ہیں ؎

پردہ بود مرا شعلہ اخگر گشتہ + خوش تبسم سراپردہ خاکستر خویش + لَوْ كَانَ الْجَنَّةُ نَصِيْبُ الْعَاشِقِيْنَ بِدُوْنِ جَمَالِہٖ وَاوَيْلاً وَلَوْ كَانَتِ النَّارُ نَصِيْبُ الْمُشْتَاقِيْنَ مَعَ وِصَالِ جَمَالِہٖ وَاشَوْقَا اول مرتبہ تو فقیری کا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا ہے جو اسم ذاتی اللہ کے تصور کی برکت سے احوال و مقام عالم آخرت و برزخ حیاتی میں دیکھ لے اور مراتب ممات کو حیاتی ہی میں تحقیقی طور پر طور کر لے اولیاء اللہ کو لا یموتوا ہو جاتا ہے۔ اون کی موت و حیات حشر و نشر ایک سا ہو جاتا ہے۔ مثنوی۔

خلق داند زیر خاکش در قبر	در قبر قرب خدا شد بسر
بے خلل خلوت قبر یا رب جلیس	در میانش کس نگنجد حق انیس
نیست آنجائے فرشتہ جز بذات	در مماتی یافتن دائم حیات
در قبر ذوق ست جلوہ خاص نور	در قبر از خود فنا با حق حضور

اب اس کی تشریح یوں ہے کہ اولیاء اللہ عارف باللہ کے لئے یہ قالب دنیاوی قبر ہے۔ اور قلب مثل لحد مراتب مع اللہ کے وہم فہم میں نہیں سما سکتا۔ تو وہ تولا ھلدو لا سد ہیں قولہ تعالیٰ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کہ میرے دلدادہ تجکو فی غم و فکر نہیں بیان علم دعوت اور تکسیر مسخر و مقید کرنا سوکلان علوی و سفلی اور دوسرے جنوں و مخلوق کا اور پہونچنا مقام ذات وصفات اور ترتیب پڑھنے اور ذکات دعوت کی اور عامل بننا یہہ سخت مشکل ہے۔ بجز حضوری خدا اور اجازت محمد رسول اللہ کے لائق دعوت نہیں ہوسکتا۔ جو ناقص اور خام متبع ہوا ہے۔ معرفت کا انتہائی درجہ توحید استغراق تصور اسم ذاتی اللہ اور مشاہدہ حضور کا ہے۔ اور دعوت کا انتہائی درجہ ملاقات انبیاء اور اولیاء اللہ کا اور ہر ایک اہل قبور کا۔ یہ اسم ذاتی کے مراتب اور دعوت قبور مدا اللہ سے منظور ہے۔ دعوت کو چہار قوتیں گواہ ہیں۔ اول قوت اشتیاج حصار ندا دوسری قوت ترک کھانے حیوانات کی ذکر سے تیسری قوت غرق فی التوحید نور اللہ۔ چوتھی قوت دوام حضوری مجلس محمد رسول اللہ جو اب باصواب پایا الغرض طریق دعوت ضروری تھیوں دینی و دنیاوی

کے لئے رات کو کسی غوث و قطب و شہید یا اور بزرگ کی قبر پر آوے۔ پہلے اللہ اکبر پڑھے تا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ختم کرے۔ تا روحانی قبر کے قید میں آجاویں بعدہ سورہ ملک مودب قبر کے پاس پڑھے۔ روحانی حاضر ہوگا۔ اور الہام یا دلیل یا وہم یا خیال یا آواز یا پیغام یا خبر اوس قبر سے حاصل کرے گا۔ عامل دعوت کامل کو کوئی حصار کی ضرورت نہیں۔ اوسکو حصار ہے غالب ہر روحانی ہمیشہ اُس کے ہر زبان روحانیوں سے ہمکلام اُس کو اذان اللہ سے وعدہ ایک لحظہ کا یکدم کا یا ایک دن رات کا آخر انتہائی درجہ پنج روز کا دیا جاوے گا۔ پس آٹھ کھڑا ہووے۔ جب تک اپنی کام بچشم خود نہ دیکھ لے روحانی کو خلاص قید سے نہ کرے۔ اگر روحانی جلالیت سے سخت ہے۔ اُس کو باطنی قوت سے سرپست کرے۔ اور پھر گھوڑے کی طرح قبر پہ سوار ہوجاوے۔ اور جو کچھ قرآن سے جانتا ہے پڑھے۔ یہاں کوئی اعتراض کرے کہ بزرگ کی قبر کا ادب ضروری ہے۔ پس اُس کو جواب دو۔ قسم بہتر ہے۔ یا قرآن۔ جس طرح ہو سکے قوت سے قبر پر سوار رہے۔ اور قرآن کو پڑھتا رہے۔ اُس سے جو کچھ مخفی فی السموٰت والارض ہوگا۔ وہ ظاہر

پہنچاوے گا۔ یہ ہفتا و سالہ ریاضت جس میں عزت و خلق کیا گیا ہے سے بہتر ہے کہ ایک رات وہ قبر پر سوار رہے ہیں دعوت قبور تین چیز کے لئے ضروری ہو۔ ایک اسلامی بادشاہ کو کفار کے مقابلہ کوئی سخت مہم پیش آجاوے۔ دوسرے رافضی خارجی یا ڈاکوؤں کے لئے۔ تیسرے علمائوں کو جب کافر و شاق امر بالمعروف قبول نہ کریں اور مخلوق کی آبادی اور قحط سالی بارش نہ ہو۔ اب دعوت قبور تین بعض تو عامل ہیں۔ اور بعض بحکم اجازت کامل وہ ہے جو دعوت ہیں عامل اور حکم ہیں مکمل اکمل جامع نور الہدے اور دوامی ہمدلا اللہ منظور نظر خدا اور رسولی مجلس میں صاحب کی توجہ و تو حید اور صاحب تصور و تصرف صاحب تجرید و صاحب تقریر و توفیق و طریق و تحقیق بحق رفیق ہے۔ اسکو شمارہ ستاروں کی کچھ ضرورت نہیں اور نہ سعد و نحس کی حاجت نہ زکوٰۃ قفل دور بدور بذل کی ضرورت نہ دیوانگی و جنونیت و خوف رجعت کا خیال تھوڑے بہت وظائف تمام وساوس خطرات اسیب وغیرہ دیوانگی کا خوف تو ناقص تمام کو ہوتا ہے۔ کامل اہل دعوت تو دو جہان کی کنجیاں اپنے پاس رکھتا ہے۔ ہفت اقلیم اور ساتوں بادشاہوں پر حکم روا ہوتا ہے۔ خواہ کسی کو معزول کرے۔ خواہ کسی بحال خواہ کسی قیامت تک بادشاہ کردے۔ اہل دعوت جب قرآن مجید قبر کے قریب پڑھتا ہے تو تمام ازواج مومنین و اولیاء اللہ وانبیاء اور محمد رسول اللہ صلعم تمام صحابہ کرام معہ امامین رضی اللہ عنہما گرداگرد جمع ہو جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ختم کرے۔ اور روحانیت کو جدا کرے

ایسی دعوت کو تیغ برہنہ غالب القوت قوی کہتے ہیں۔ دعوت تو
اعتباری ہے۔ ورنہ کامل مرشد کی توجہ سے جانوں کہ دعوت
قبور تین طرح پر ہوتی ہے۔ ایک تو صرف یہ ہے کہ قبر سے دور و باطہ
باخلاص پڑھے یہ عظیم ثواب کا مستحق بناتی ہے۔ اور دوسری
جو روحانی قوت سے قبر پر سوار ہو جاوے اور وہ جو روحانی کو بلاوے کہ
اسکو عاجز اور ہلاک اسکو قبضہ اور قید میں لاوے اور اس کے
ساتھ بے حجاب ہو جاوے۔ اور تیسرا وہ کہ گرد قبر کے پڑھے
اور حاضر ہو جاوے۔ بحق مالک الارواح و عند اللہ و دوستی
محمد رسول اللہ اور روحانی کے ساتھ جواب باصواب کرے
جو کوئی اہل دعوت اولیاء اللہ کے ساتھ دشمنی کرتا ہے۔ وہ
دونوں جہان میں خراب کیا جاتا ہے۔ کیونکہ غضب اولیا کا نمونہ
قہر خدا کا ہے۔ جذبات خدائی ہے

ابیات

از تصور اسم اللہ راہ گیر ‏ ‏ ‏ تا شود […] قبر روحانی امیر
از عرش بالا نظر زیر شمس و ماہ ‏ ‏ ‏ اہل دعوت […] فیض اله
با روحانی ہم سخن سخنش ز روح ‏ ‏ ‏ روح […] آشنا […] ہمچو روح
ہر کہ خواہی میشود با تو حضور ‏ ‏ ‏ شد وجود […] سر راز خاص نور
دعوت ختم است دعوت […] ‏ ‏ ‏ کامل و عامل […] رہنما
خاکپائے کاملاں شو ہم غلام ‏ ‏ ‏ تا ترا حاصل شود مقصد تمام

باہو نظر کن با ناظران صاحب نظر
احتیاجی نیست ناظر سیم و زر

فقیر عارف باللہ ولی اللہ وہ ہے۔ جن کے حق میں فرمایا ہے۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ
کہ مولا ان کو اندھیروں سے نور کی طرف لیجاتا ہے۔ فقیر ہمیشہ
دوامی مجلس محمد رسول اللہ میں رہتا۔ اور مخلوق خدا کی
تکلیف اٹھاتا ہے۔ لیکن مخلوق کو د تکلیف نہیں دیتا حالانکہ
وہ طاقت رکھتا ہے۔ کہ تمام مخلوق کو قتل کر دے۔
اور یہ جانو کہ علمائے وارث انبیاء ہیں۔ اور فقرا صاحب
حکم کے ہیں۔ جو کوئی ان دونوں سے محبت کر لیتا ہے۔ حوادثات
زمانہ سے محفوظ و محصول رہتا ہے۔ کیونکہ علم کا ان لعلوں
کی ہے۔ اور معرفت اللہ خاں وصال ہے۔ قال علیہ السلام
در وصال معرفت کشائندہ ہر مشکل کا اللہ۔ بس باقی ہوس
فقیر کامل سزاوار ارشاد و تلقین وہی ہے۔ کہ چار قسم کے
آدمی کو ارشاد و تلقین کر سکے۔ اور جمعیت بخش سکے۔ پہلے
بادشاہ ظل اللہ دوسرا علماء عامل ولی اللہ تیسرا شیخ نیک
باطنی چوتھا جاہل کہ اسکو قید علم میں لاوے سو نور الہدا سے
رحمت خدا باطن صفا۔ ایں مراتب یافتم از مصطفےٰ۔ ہر دو مرشد
با توجہ نظر بین۔ طالبانرا می برد حق الیقین۔ ہر کرا مرشد نہ و شیطان
مرید ہر کہ با مرشد بود گو یا یزید۔ کامل مرشد و طریق سے معلوم ہوتا ہے
کہ طالب کو تصور اسم ذاتی اللہ عطا کرے۔ اور پھر حضرت
کی حضوری میں مشرف کرے۔ اور رسول مقبول صلعم ان
دونوں مراتب سے مرتبہ ذکر و فکر کھولیں۔ اور اس مرتبہ
سے قرب اللہ مقامات ذات صفات کھلجاویں۔ اور عمل

میں آجاویں۔ کامل صاحب توفیق طے کنندہ راہ تحقیق خداوند تعالیٰ کی طرف سے معرفت اسم اور حضوری حضرت ہمہ ایسی منازل قطع کرتا ہے۔ اور لذت تعلیم اور صراط مستقیم اور گنج نعمت پاتا۔ اور باطنی راہ رہی حیران اور گمراہ ہو جاتے ہیں ؎

طلب کن باطن چو باطن شد ظہور	عارفان حق شوی اہل الحضور
در حضوری سر مکان و سر نشان	علم و حلم و عارف و صاحب عیاں

شرح حضرات کل چیز اپنے تصرف میں لاتا ہے۔ اور وہ جانت تیس کنجیوں کے اور تیس پارہ قرآن اور تیس حرف علم و تیس حکمت اور تیس گنج اور تیس دایرہ نقش۔ اور تیس حاضرات اور بعضے حاضرات کی کنجی حرف سے معلوم کرنی اور ماضی و استقبال کے حال معلوم کرنے اور مقام ازلی و ابدی حقیقی اور مقام معرفت توحید یہہ سب کچھ اوسکو خداوند کریم بخشتا ہے۔ یعنی کلید حاضرات سے حرف دایرہ نقش اور تجلیات ذات و مشاہدات سات علموں کے کھلتے ہیں۔ اول علم روشن ضمیری دوویم علم کیمیا و اکسیر سوم علم دعوت و تکسیر چہارم علم نص قرآن و حدیث و تفسیر پنجم علم تاثیر ششم علم نظر قطبیہ ہفتم علم بر نفس امیر جب فقیر ان سب حاضرات اور کلیدوں سے باہر ہو جاتا ہے۔ وہ تمام عالم سے لا یحتاج اور ہفت اقلیمی بادشاہ اُس کے مرید ہوتے ہیں۔ وہ پیر کامل مرید یا مرید کا مصداق ہو جاتا ہے۔ اس کے حاضرات کلید حروف نفسی دایرہ اور جو کچھ جان و جسم قلب و قالب گوشت و پوست مغز استخوان موے و

وزیان ہر ایک روئگٹا سے اللہ کا نام ہی ظاہر ہوتا ہے۔
اور تجلیات وکر سے اللہ جو کچھ پردہ ہوتا ہے وہ سب دور
ہوجاتا ہے۔ اور کلید حاضرات حروف دائرہ نقش سے حرف
استغراق معرفت الا اللہ کا اور مجلس محمدی صلعم اور جمیع
صحابہ کبار میں معزز و مشرف ہوتا ہے۔ اور کلید حاضرات سے
باطنی طور پر عرش معلےٰ پر جاتا ہے۔ اور عرش و کرسی کے کنگروں
کے گرداگرد اون تیس حرفوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ اور عمل میں
لاتا ہے۔ اس سے تمام خزائن اللہ ظاہری باطنی کھل جاتے
ہیں۔ اوس سے مطالعہ لوح محفوظ کرتا ہے۔ عرش اکبر لوح
و قلم کرسی ماہ سے ماہی تک جتنی مخلوقات ہے وہ ایک نکتہ
کی طرح اس کے دل میں جاگزیں ہوجاتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی
باریک ہوجاتا ہے۔ جو حاضرات کلید سی حرفی جانے اُسکے
سامنے پڑھنا اور نہ پڑھنا برابر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے
باعث وہ علم توریت وانجیل و زبور و قرآن مجید عبادات معاملات
و اسم اعظم و معظم و اسم عظمت و کرامت تمام کشفی حالت میں
اسے معلوم ہوجاتا ہے۔ اور جو کچھ زمین پر حیات و ممات
علیین و سجین مثل غوث و قطب و نفر مالک الملکی تمام کو
وہ معلوم کرلیتا ہے۔ جو کوئی کلید سی حرفی جانے اگر آلکے
وہ کامل ہے۔ تو وہ مکمل ہوجاوے گا۔ اگر مکمل ہے تو اکمل
ہوجاوے گا۔ اگر اکمل تو جامع عامل ہوجاوے گا۔ تمام
موکل و فرشتے ہژدہ ہزار عالم کی مخلوقات کسی کی کلام و نطق

وبرکت جمعیت ان تیس حروفوں کے باہر نہیں اور ان کا دائرہ یہہ ہے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تصور ا بسم	تصور ب بسم	تصور ت بسم	تصور ث بسم	تصور ج بسم	تصور ح بسم باہر دائرہ
تصور خ بسم	تصور د بسم	تصور ذ بسم	تصور ر بسم	تصور ز بسم	تصور س بسم باہر دائرہ
تصور ش بسم	تصور ص بسم	تصور ض بسم	تصور ط بسم	تصور ظ بسم	تصور ع بسم باہر دائرہ
تصور غ بسم	تصور ف بسم	تصور ق بسم	تصور ک بسم	تصور ل بسم	تصور م بسم باہر دائرہ
تصور ن بسم	تصور و بسم	تصور ہ بسم	تصور لا بسم	تصور ء بسم	تصور ی بسم باہر دائرہ

حدیث قدسی عَبْدِیْ تَنَعَّمْ لِیْ وَاْنَسْ بِیْ وَاَنَا خَیْرٌ لَکَ مِنْ کُلِّ مَا سِوَی اللّٰہُ۔ اے میرے غلاموں میرے ساتھ خوش رہو اور مجھے ہی مونس بناؤ میں تمام مخلوقات حادث سے بہتر ہوں۔ مصنف کہتا ہے۔ مطالعہ کتب اور تحصیل علوم سے عالم ہوگیا۔ اور ذکر طالب اللہ سے ذاکر طالب صاحب فکر اللہ نام اوسکا اہل فکر اور الہام سے طالب اللہ صاحب الہام اور کشف اہل کرامات سے طالب اللہ اہل کشف اور مذکور سے طالب اللہ کا نام اہل مذکور اور درود وظائف تلاوت اعمال ومجاہدہ سے نام اوسکا متقی واہل مجاہدہ۔ اور مشاہدہ سے نام

اُس کا اہل مشاہدہ اور حضوری سے طالب اللہ اہل ظہور اور
قرب سے نام اوسکا اہل قرب اور تجلیات کے نور مبین سے
علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین یعنے باطنی آنکھ دیکھا
اور اُس میں فنا نظری ہو گیا۔ اور جدہر دیکھا خدا ہی خدا
دیکھا۔ اور اُسی کی آواز سنائی دی۔ گویا حق بحق ہو گیا
اُس کا نام صاحب حق ہو گیا۔ اور یہہ سب مراتب ولی اللہ
عارف باللہ اولیاء اللہ و اصل غوث قطب ابدال او تاد
اخیار ان تمامیوں کی عمر شمار میں لاکر اور قاعدہ پڑھنے سی حرفی لڑکوں
کی طرح سبق پڑھتا ہے۔ فقیر چیز دوسری اور مرتبہ اوس کا ہی ایسا ہے
فقر اور مرتبہ فقر تو مستغرق بحر توحید فردانیت کا ہوکر فنافی اللہ
ہو جانا مرتبہ فرد تمام مرتبوں پر غالب ہے۔ اور فقر حاصل نہیں ہوگا
جب تک کامل مرشد طالب اللہ اسم ذاتی اللہ سات مشقوں
اور ہفت اندامون سے پختہ نہ کرے اور ہفت تصرف نفسی
سے خبردار نہ کرے بعدہ غرق انوار محض دیدار ہو جاوے۔
ماسوائے اسکے اوسپر مردار پس یہہ نشانات فقیر پرورگار۔
جو ظاہر ہشیار شریعت اور باطن میں بیزار اول سے جدا ہے
جب فقر اس مرتبہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اوس پر چوبیس ہزار تجلی
نازل کرتا ہے جن سے اعلےٰ و افضل چار حرف کلمہ طیب لا الہ الا اللہ ہیں
اور یہ جھلکی اسرار کے سر کا مغز ہیں۔ پس اسکو تحقیر سر فقر بالک الملکی
کہتے ہیں اور یہی فقر ہے جس کی طرف اشارہ ہے الفقر فخری
والفقر منی فقیر ہونا کوئی آسان کار نہیں بلکہ فقیر تو عظیم

الاسرار ہے۔ فقیر صاحب جمعیت فنا فی الذات اور مقامات کشف کرامات با جمعیت ہوتا ہے۔ پس اسمیں باقی ہیں پس فقر کے مراتب وہی جانتا ہے۔ جو انتہا ہی فقر تک پہونچا ہو اور شیر یں فقر سے مزا لیکر شیر یں کو اختیار کیا ہو اور سلطان فقر کو بعینہ دیکھا ہوگا۔ بہت کم ایسے فقیر پائے جاوینگے کہ فقر کو تمام کر چکے ہوں۔ کیونکہ تمامیت فقر میں ارشاد فرمایا ہے۔ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهِ اور پھر فرمایا اَلْفَقْرُ لَا يَحْتَاجُ اِلَّا اِلَى اللّٰهِ کہ کسی کی طرف فقیر محتاج نہیں ہوتا۔ مگر خدا کی طرف کیونکہ فقر کی باتیں تو کن کے ساتھ متعلق ہوتے ہیں اور قضا کے ہم پلہ یہہ مراتب ہیں۔ فقر رضا کیونکہ وہ رضا بالقضا ہیں۔ اونکے مراتب وہم وفہم میں نہیں آتے۔ وہ قلب سلیم ہیں جو بحق تسلیم ہیں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَى اللّٰهِ پس معلوم ہوا کہ مذکورہ مراتب کے اہل اہل ہوا ہیں۔ اور فقیر اہل خدا پس اہل ہوا اہل خدا کے مجلس کے قابل نہیں ہوتے پس سالک سلوک کی حاضری اہل وجود سے کھلتی ہے۔ اور خاص الخاص دکھاتی ہے۔ اور یہہ بات یاد رکھو غوث و قطب کے تین مرتبے ہیں۔ بعضے تو طایروں کی طرح سیر کرتے ہیں اور ایک دوسری ولایتوں کو آپس میں متعلق کرتے ہیں اونکو مرتبہ دہقانی میسر ہوتا ہے۔ دوسرے غوث و قطب بحق رفیق اور روحانی حالت میں قبروں میں ملحق بجانی فارغ شور وغل جہان سے خدائی معرفت میں ہمیشہ مشغول اون کا حال و قدر ملک پہ عظیم الشان ہے۔ اور مرتبہ اون کا صفت

کریم کی اپنے آپ کو لوگوں سے گم کر دیا ہے اور دوام مقام لاہوتی میں ظہور ہیں تیسرے غوث و قطب تحقیق توحید کے عمیق دریا میں غریق پس ان کو حقیقتہً فقیر کہتے ہیں کہ حقیقی وجود میں آکر خداوند کریم سے مل گئے۔ فنا فی اللہ کی حقیقت کو سنئے تحقق فنا با اللہ بقا۔ پس تحقق بقا ان تمام مرحلوں کا طے کرنیوالا قدرسبحانی معشوق ربانی حضرت شاہ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہٗ (جن سے مراتب نکلے ہیں) وہی ہیں جو کوئی ان سے منکر ہو وہ بےدین پریشان کمین ہے۔ قول فقیر باہو کا اَلْعِنَایَتُ عَنِ الْهِدَایَتِ ہدایت سات قسم پر ہوتی ہے۔ جن میں سے چار تو علم میں پائی جاتی ہیں۔ علم با عمل فیض علم تقوٰی اور اور تین باطنی ہدایتیں ہیں۔ شناخت نفس اور نفسانی خواہشوں سے باہر ہو جانا۔ اور اللہ کی شناخت کہ قدرتی زبان سے قائل اور قدرتی کانوں سے سمیع اور قدرتی آنکھوں سے بصیر جو کوئی ان پر معتقد ہوکر نفس کو تابع کرے اور خدائی مردوں کے راہ روی کو معلوم کرے۔ وہ خدائی معرفت میں حصہ لیجائے گا۔ فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اور اس کے بعد عارف باللہ کو پھر معرفت خدائی اَلْفَقْرُ لَا یَحْتَاجُ اِلَّا اللّٰہ کی حاصل ہوجاویگی۔ ع

فقر لایحتاج راشد دو گواہ ترک دادن غیر دیگر ترک جاہ
عز دنیا را نہ طلبش انبیاء ترک دنیا فرض شد بر اولیا

فقیر ان دونوں مراتب سے بے احتیاج ہو جاتا ہے۔ ایک اسم ذاتی اللہ کے تصور میں معرفت قرب شاہد حاصل ہو

دوسرا قوی توقت سے حضوری حضرت صلعم کا ہو ۔ اور فقیر کو دعوت اہل قبور کی اور عمل میں موکلات کا ضروری ہے ۔ جب صورت حروف علم یا صورت نقش علما کو یا نقش اسم اللہ یا صورت فقیر کو گو یا پوار پر ہی لکھا ہوا دیکھے ادب کو ہاتھ نہ دے ۔ کیونکہ یہ گروہ خدا کے برگزیدہ ہوتے ہیں ۔ صاحب معرفت تو دیدار کے لائق ہوتے ہیں ۔ جو کوئی دلی محبت سے اُن کا دامن پکڑے وہ باایمان جاویگا ۔ اگر کوئی راہ علم یا راہ فقر بغیر اوستاد کے یا مرشد کے حاصل کرے وہ گمراہ ہے ۔ اس لئے قادری طریقہ کے لئے پہلے قاعدہ ہفت اندامی ہے ۔ قلب و قالب کی تصفیہ جو تزکیہ نفس حاصل کرکے پرنور اور زندہ دل ہوکر مع اللہ ذکر مذکور سے روح کو شاہ کی طرف لیجاوے ۔ اور قرب اللہ سے حضوری حاصل ہو ۔ پس جس وقت یہ ہفت اندامی قلعہ سر ہو جاویگا ۔ تو قادری انوار تو عارف باللہ قابل زیارت کو یا تصور اسم ذات اللہ سے یا ذکر ضرب کلمہ طیبہ سے جو کسی کامل استاد و مرشد سے حاصل کیا ہو سفر کرسکتے ہیں یا قاعدہ سی حرفی پڑھنے سے چشم روشن ہو کر جاویدانی تماشہ دکھائی دینے لگتا ہے ۔ اور معرفت خدائی مل جاتی ہے ۔ جس کسی نے یک حرفی قاعدہ پہلے دن ہی یا طریقہ تحقیق پڑھا دنیا و آخرت کی کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی ۔ نام کے قادری بہت ہیں حقیقۃً قادری بہت ہی کم ہیں کیونکہ قادری کامل عارف ہوسکتے ہیں جو دریائے وحدت اور معرفت الٰہی سے پانی نوش کرنے والے ہوتے ہیں نہ بادہ فروش مرتبہ قادری کا قرب ہے ۔ با جمعیت قادری

شتال ہے۔ یعنے قاتل نفس قادری غنی ہے نام مخلوق سے قادری حق پسند ہے۔ بیزار غلطی اور بدعت سے۔ سرود سے حسن پرستی اور حسن پرستی سے ہوا پرستی ہو اور ہوا پرستی سے خدائی قربانی میں مستی حاصل ہوتی ہے مجھے تعجب تو اس احمق قوم سے کہ وہ شاگرد تلمیذ شیطان ہے۔ اور لوگ سمجھے بیٹھے ہیں تلمیذ الرحمان اوس کا مرتبہ قید شیطانی خطرات وسواسی کا ہے۔ اور کہتے ہیں مرتبہ سے اوس کو حاصل ہے۔ یعنے اوس ولی لوجہ اللہ۔

یاد رکھو کہ ابتدائی وانتہائی مقام تمام مخلوقات پوشیدہ وظاہرہ ساری خدائی اسم ذاتی اللہ کی طی میں موجود ہیں جس کا مفصل بیان پہلے کر آئے ہیں۔ بعض خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ لیکن خاموشی معرفت قرب وصال مشاہدہ حضور دل میں ہر وقت دور کر رہا ہے۔ اور ذکر یا مذکور مصداق فَاذْكُرُونِیٓ اَذْكُرْكُمْ اور الہام یا پیغام جواب بصواب بمد نظر اللہ منظور ہے۔ تو یہ خاموشی طریق تحقیق سے ہے اور سر خالی ہے کفر و شرک سے اور بدعتی خاموشی اس طرح نہیں ہوتی۔ اس سے معرفت آلہی کا وصال اچھا ہے۔ کیونکہ یہہ خاموشی نفاقی ہے۔ جو خاموشی منافق کی ہو۔ وہ شیطان سے ہزار درجہ فتنہ و فریب سے متفق ہوتی ہے۔ چنانچہ فرمایا نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ غَضَبِ الْحَلِیْمِ۔ حاصل کلام جب کوئی کمال نمایت معرفت اللہ تک پہونچ جائے۔ اوس کی خاموشی اور بولنا برابر ہوجاتا ہے۔ اوسکا مجاہدہ مشاہدہ برابر اور اوسکی مستی وہوشیاری

یکساں اون کی خواب و بیداری برابر کیونکہ کامل اکمل جامع
کے مرتبے یہ ہیں۔ کہ اسم اللہ اور ذکر اللہ اور قرب حضوری
فنافی اللہ قید فیض توجہ ظاہری باطنی اون کے
مراتب اہل تفرید و تجرید کے اوسوقت اون کا کوئی کام بغیر
از حکمت نہیں ہوتا۔ چنانچہ افعال حضرت خضر علیہ السلام
کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نظر میں گناہ دکھائی دیتے تھے
اور باطنی طور ثواب اور نیک جو کشتی کو غرق کیا۔
اور شکستہ دیوار کو بنایا۔ اور بچہ کو مار ڈالا۔ جسپر
موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا۔ تو اُنہوں نے کہا۔ کہ
هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ کہ بس اب میری تیری جدائی ہے

آں بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر گنجی آں کرم بنہادہ است

باہو طالب صابر بود بہ زجال + طالب جاسوس باشند در زباں
عاقلاں را بس خاموشی قال + بے شعوراں کو رسند باحق وصال
عالم سرمایہ ایمانی است + جاہل بدنمائے شیطانی است

کامل مرشد کی تلاش کرنی چاہیئے۔ کہ طرفتہ العین میں حق
تک پہونچا دے۔ اور قادری طالب کو فیض قادری سے ہوتی
ہے۔ اگر کسی طور دوسرے طریقہ کی طرف رجوع کرے مرید
پلید ہو جاوے گا۔ اور خیر و برکت اوس سے دور ہو جاوے
گی۔ قلب کے مراتب حاصل کرے گا۔ اگر کوئی کہے میں ہر ایک
طریقہ سے خلافت کا حکم رکھتا ہوں وہ جھوٹا ہے سلوس کی

باتوں پر اعتبار نہ کرنا چاہئیے۔ وہ ولد زنا کی طرح ہے۔ کہ بہت باپ رکھتا ہے۔ اوس کی باتیں لاف ور لاف ہیں۔ قادری تو شیر ببر کی طرح ہوتا ہے۔ یہہ ممکن نہیں کہ اس کا مرید دوسرے طریقہ رجوع لے جاوے۔ کیونکہ تمام طریقوں پر غالب ہے۔

باہو کہ ہر طالب شد مریدش قادری + قادری حاضر بنی بر دین قوی
قادری راایں بود قادر کرم + پیشوائی شاہاں آنرا نیست غم
من مریدم شاہ میراں مرد دین + خاکپا فرزنداں مریدم بالیقین
ہر کہ منکر زیں ہدائیت خاک سر + ہر کہ ایشاں شد مریدش بانظر
باہو از غلامان غلامش خاکپائے + شاہ میراں پیشوائے باخدا

وہ مرشد کہ ایکدم وایک قدم میں ابتدائی انتہائی مقام تمام تر جوہہ حاضرات اسم ذات اللہ نہ کھولے اور نہ دکھائے مرشد نہیں ہوتا محرم قال کا ہے۔ بے خبر معرفت وصال سے ہے۔ اللہ بس باقی ہوس۔ جس کسی نے کچھ پایا ہے۔ تو فقر سے پایا ہے۔ اور جس نے معلوم کیا ہے۔ علم سے معلوم کیا ہے۔ مصرعہ

کہ بے علم نتواں خدارا شناخت۔

لیکن یہہ علم کشفی ہدائیت اور فیض عین العیانی سے اور روشنی قلب سے حاصل ہوتا ہے۔ جسے قلبی صفت اور قلبیا النور کہہ سکتے ہیں۔ اور قلبی نور وہ ہوتا ہے۔ کہ وہ دائمی بعد نظر اللہ منظور اور الہامی ذکر سے مذکور اور شاہدہ قرب معرفت توحید اللہ سے حضور پس ایسے عالم کیلئے حضوری علم اور الہام

و مکاشفہ و توجہ دلیل و وہم خیال معرفت وصال سب حضور سے بلتا ہے۔ قلب کو حیات اور بدن کو نجات جس کو ثبات نہیں اوس کو تصدیق قلبی اور تحقیق ہی نہیں۔ گو قلب ظاہرا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ باآواز بلند کہے اور نعرہ بنام اللا اللہ کہے کیونکہ زبان اور قلب میں کوئی فرق نہیں جیساکہ وہ گوشت کا ٹکڑا ہے ویسا ہی زبان بھی لیمی ہے۔ اور دل سے نفاق کبھی دور نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہ وسوسہ شیطانی اور توہمات نفسانی سے بمرتبہ خاص مع اللہ نہیں پہونچتا۔ جب تک کہ وہ دل کو اسم ذاتی اللہ کی تاثیر سے حیات حاصل نہ کرے۔ اور آب حوض کوثر سے غسل نہ کرے اور توحید اور کہوت اسم اللہ کی نہ پہنے۔ اور قلب نور سے تصدیق اختیار کرے۔ اور وہ صاحب قلب معرفت توحید دیکھے دیدار لوزم اور مشاہدہ حضور سے توحید کا دیدار اور ان مراتب کا مستحق ہوتا ہے۔ قلب بیدار ست

چرا در زندگی خود نکوشی + چرا زیں شربتے شیریں ننوشی
دل زندہ شود ہرگز نمیرد + دل بیدار شد خوابش نگیرد

چنانچہ رسول اکرم فرماتے ہیں تَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ کہ میری آنکھیں تو سو جاتی ہیں۔ لیکن دل نہیں سوتا۔ اور یہی دل ہے۔ جو شیطانی دو انگشت میں ہے۔ اور یہی دل ہے جو رحمانی انگلیوں میں تحقیقات قلب ذوق کی طلب کی لذت سے ہے۔ جو قلب تصور اسم ذاتی سے فی ہوگیا۔ وہ قلب و قالب دونوں جہانی مرحلے طے مرشد کے ذریعہ کر گیا۔ اور کونین سیر احاطہ دل میں کر لیا۔ اور یہ تو جانتا ہے۔ کہ جنبش قلبی

و حکمت سے خالی نہیں - یا تو جہاد نفسانی کہ جذبات نفسانی
و دھلکات کو اوس تلوار سے قتل کر رہا ہے - اور تقرب حق با صدق
و صفا ہو گیا ہے - یا جنبش قلب اتباع ہوا جہولیت شیطان حال
پریشان سے ہو گی - صاحب خاص الخاص قلب علم رکھتا - علم
عین سے جس کا حصول علم ہے - وہ نص قرآن و حدیث موافق
رحمان مخالف شیطان ہوتا ہے - اگر ایک دفعہ جنبش حضوری
سے وہ دل پرنور ہے - اور بد نظر اللہ منظور ہے - آسی قلب
عین العیان ہے مستحق ثواب ختم ہزار قرآن ہے - کیونکہ آپ نے
فرمایا - اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلٰکِن یَّنظُرُ اِلٰی قُلُوبِکُمْ
کہ خداوند کریم تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ اسکی نظرگاہ تو دل میں سد
قلب قالب عارفاں عرش وصال + اینچنیں عارف بود حق لازوال
مجھے تعجب آتا ہے - اوس احمق قوم سے طلب جیفہ کلب دنیا کا
متلاشی ہے - اور اپنا نام رکھا ہے - ذاکر قلب ذاکر قلب کا جس نے
مرتبہ حاصل کیا ہو اوس نے مشاہدہ حضور معرفت توحید اللہ کا دیکھا
ہوگا - صاحب قلب کو قلب زندہ ہوتا ہے - اور قالب مردہ از حضوری
کی تمام حقیقت حاصل کی ہوتی - یہ مراتب ہی سروری قادری سکے
ہیں تارک فارغ لایحتاج بے طمع و بے ریا ان باتوں کا جو دعویٰ ہے
دعوے کرے وہ بیہودہ باطل خیال سے کہتا ہے - کیونکہ لدنی علم
حضوری سے ملتا ہے - جس علم کا ذکر ہم پہلے بیان کر آئے ہیں -
اللہ بس باقی ہوس -
انسانی جمعیت و قرار مخلوق کی قراریت سے ہوتا ہے - آدم علیہ السلام

سے لے کر تا اب تک کوئی فتنہ برپا نہ ہوا۔ مگر انسانی طاقت سے تب آج تک کوئی بھی ثابت نہیں ہوا۔ ہاں مگر وہ شخص جو آدمیوں سے کنارہ پر ہوا۔ کسی نے اُن سے وصیت چاہی۔ تو آنہوں نے جواب دیا۔ ایک تبر بنوا کر اپنے دونوں پاؤں پر مار۔ اور اپنا کام نکال اور اپنے آپ کو کاٹ دے۔ اوسنے کہا۔ اس کی کون طاقت رکھتا ہے۔ کہا وہ زبان کہ جو اوس کے نطق میں آوے۔ اور گوش ہمت اوس کے خدا تعالےٰ سے سنے۔ اور ظاہری زبان اوس کی بند ہو جاوے۔ اور صوری کان اوس کے ہو جاتے ہیں۔ یہہ زبان بندی اور پائے بندی پھر نبیوں کا سا مرتبہ بنا دیتی ہے۔ اور نبوت کے بعد کوئی اور مرتبہ نہیں مگر حکمت اور شرع۔ اول نشان حکمت خاموشی ہے۔ اور بغیر ضرورت کے بات نہ کرنی اور کہا ہے۔ خاموشی عارف کی اچھی ہوتی ہے۔ اور کلام اوس کی بھی عمدہ اور پھر کہا خداوند کریم بندے سے آٹھ چیزیں طلب کرتا ہے۔ اور دل سے دو چیزیں ایک تعظیم لامر اللہ اور دوسری شفقت علی خلق اللہ اور دو چیز زبان سے ہی مطلوب ایک خدائی اطاعت اور دوسرے مومن بھائی کی نصرت اور اسی طرح خلق سے دو چیز مطلوب ہیں۔ ایک صبر بحکم خدا دوسرا صبر باذیت مخلوق خدا۔ حاتم کو لوگوں نے کہا۔ کہ فلاں شخص بہت دولتمند ہے۔ کہا کچھ زندگانی کو بھی اوس نے جمع کیا ہے۔ اونہوں نے کہا نہیں۔ اوس نے

کہا پیغمبر وہ کون حال کس کام آوے گا۔ کسی نے حاتم کو کہا تمہیں کچھ ضرورت ہے کہا ہاں۔ پھر مانگو۔ کہا میرا دل چاہتا ہے کہ میں تمہیں دیکھوں اور تو مجھے۔ کہا ہاں۔ بنظر عبرت ایک دوسرے کو دیکھ کسی نے اگر تھوڑی سی ہی عبرت نہ کی ہو۔ وہ متاثر کرنے سے مستغنی ہو جاتا ہے نصیحت سے۔ اور کہا کہ تین قسم کے آدمیوں سے دور ہو۔ ایک عالم غافل و قاری سداہن۔ اور متصوف جاہل سے اگر کوئی چاہے کہ میرا دین و جان و مال صحیح و سلامت رہے۔ تو وہ خلقت سے عزلت اختیار کرے۔ کیونکہ فی زمانا عزلت کی از حد ضرورت ہے۔ اور یہ السلامت فی الواحدۃ کا زمانہ ہے۔ اور پھر اوس نے سب دنیا فضول ہے۔ مگر پانچ چیزیں ایک روٹی کی سد رمق ہو دوسری پانی کہ مسکن عطش ہو۔ تیسری کپڑا کہ بدن کو ڈھاپے۔ چوتھا گھر قابل گذارہ۔ پانچواں علم کہ اوس پر عامل ہو۔ اور پھر کہا وہ گناہ جو بوجہ شہوت ہو۔ توقع اس کی بخشش ہو سکتی ہے۔ جو نخوت و کبر سے ہو۔ وہ ہرگز معاف نہیں ہوگا۔ کیونکہ شیطان کی بیغرمانی کبر ہی سے باعث تھی۔ اور آدم کا پھسلنا بوجہ شہوت۔ غلام قادری مرید باہو کا جواب سنوا ہے ولیوں کے تذکرہ کرنے والو کہ سلک سلوسالکان سلوک دو قسم پر ہوتی ہے۔

ہے ایک نماز نوافل صوم و زکوٰۃ وغیرہ اور دوسرا ترک ماسوی اللہ غرق فنا فی اللہ ہے

ہر کہ اینجا میرسد عارف خدا
باز دارد نفس را از کبر و ہوا

اہل طریقت کا باطن ظاہر توفیق ہے۔ حاصل آں کہ نفسانی لذات کی زندگی تو دنیا اور معصیت اور اطاعت شیطان سے ہے۔ اور قلب کی حیات و جان تصرف بذکر رحمان ہے۔ اور روح کی حیاتی فنا فی اللہ بقا باللہ سے خودی سے فنا غرق نور خدا سراسر بقا معرفت سبحان اللہ جو کوئی یہہ طریق نہ جانتے وہ بے حمیت اور پریشان ہے

ہر کہ دارد امید غیر خدا
کے تو اند رسید راہ صفا
رفت از خود گم است نام آوار
غرق امی بہ ز رحمت ذرا ز
اسم اللہ بذات گشت نجات
مردہ دل را کند بشوق حیات
احتیاجے نماند بپند و پسند
در ہوائے نفس کے باشی تو بند

میں اس قوم احمق سے تعجب کرتا ہوں۔ کہ فقیر ولی اللہ مکر فریب ولی سمجھ بیٹھے ہیں۔ حالانکہ معرفت اللہ کے محققوں

کے حال جو شرف حضوری حضرت کا رکھیں اُنکا ظاہر باطن
یکساں ہوتا ہے۔ یاد رکھو حواس خمسہ ظاہری باطنی کے بند کرکے باطن میں محبت
معرفت مراقبہ مشاہدہ غرق نور فی اللہ نہ حاصل کرے عین العیان
نہ کرے باطن اوسکا باطل پر ہے۔ ایسا ہی جبتک ذکر فکر سے اوصاف
ذمیمہ اور خصلت طمع حسد و کبر و ہوا اور جو کچھ بُرے کام
ہیں وجود نہ نکلیں او رو تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب سے اور تجلیہ تخلیہ سے
سر پردہ اسرار کا نہ کھولے باطن اوس کا باطل پر ہے۔ ذکر جہر
سے باطن کو نفس پر قاہر نہ بناوے اور ذکر حال سے جب لطیفہ
روحانی عین العین نہ کھولے۔ اور باطنی حالت اسکی ظاہر نہ دکھائی
دے باطن اوس کا باطل پر ہے اور پھر فرمایا اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ
خُفْيَةً یہ ذکر کی خفی کہ جس سے پوشیدہ چیزیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اگر
اُس سے طریق تحقیق کا نہ ملے باطن اوس کا باطل پر ہے۔ باطنی طور
پر ذکر و فکر مراقبہ و مکاشفہ اپنے وجود میں غوطہ مار کر معرفت اللہ
میں مستغرق ہوکر حضوری محمد رسول اللہ صلعم سے مشرف نہ ہووے
اور خلق عظیم اور صفت کریم سے فائدہ یاب نہ ہو باطن اوسکا باطل
پر ہے۔ جب تک دل غنی اور فقیر مالک الملک نہ ہوجاوے وہ ہدایت
باطنی سے باطل پر ہے۔ جب تک عمل موافق علم قرآن و تفسیر کے نہ
اور تاثیر سے طالب کو نہ بناوے۔ روشن ضمیر اور بر نفس امیر
وہ بھی باطنی ہدایت سے باطل پر ہے۔ جب تک باطنی حالت
ظاہرہ کے موافق نہ ہووے اور موافق قرآن۔ مخالف شیطان اور
بدعت کا نہ ہو۔ وہ بھی باطنی ہدایت سے باطل پر ہے حاصل مراد

بہت کہ اہل سرود پر ہواست استغراقی مشتیع ہوئے و شمن
عالم بالکل مستغرق بکرہوا زندہ کبر کی صفت ہیں ظاہری
باطنی مقلدو ہے۔ پر ایت باطنی سے مرا باطل ہیں ایسا جو
ظاہر متفق مع اللہ ہے۔ لیکن اسی روز کی صف بہ صف سے
خبر نہیں دیتا۔ گو ظاہرہ وہ سنت ہے۔ لیکن باطن او س کا
باطل ہے۔

یاد کھو کر ذکر غرق کے متعلق ہے۔ نہ غو غا خلق کے اور
نہ ہی اپنے آپ سے فرق قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ
جو ذکر اس وصف پہ ہو وہ باطنی باطل پر ہے۔ اگر باطنی قوت
کی توفیق سے طریق تحقیق مجلس ملاقات با روح انبیاء و
اولیاء اللہ تجلیات ذات معرفت الا اللہ و حضوری
محمد رسول اللہ اور ذکر وجودی سے فنا فی اللہ اور یہ
نعمت عظمیٰ اور سعادت کبریٰ اور ہر ایک دم سے ہوا کا نکلنا
نہ ہو۔ تو اُس کے چلنے والے تمام گمراہ ہو جاتے۔ لیکن باطل
وہ ہوتا ہے۔ جس کا ظاہری وجود تو خدا کے حکم کے موافق
اور اندرونی حالت اُس کی مخالف۔ اس لئے فرمایا ہے۔
کل باطن مخالف لظاھر فھو باطل۔ جو باطن ظاہر کا مخالف
ہو وہ باطل ہے۔ اب باطن وہ ہوتا ہے۔ جس کی شرع
مجوز ہو اوس کو عمل میں لانا۔ اور جس کی مانع ہو اوس سے
پرہیز کرنی اور قدم بقدم مصطفائی اطاعت میں چلنا
اور حضوری حضرت اقدس صلعم میں بیعت اور

تلقین و تعلیم پائی - یہہ سب کچھ کامل مرشد صاحب باطن کی مہربانی سے ہوتا ہے - وہ باطن ہمہ اسم حق ہے - اوس حق ہے - اوس باطل کو ذرہ بھر بھی سروکار نہیں - حق ہی دیکھنا اور حق ہی سننا اور اوس کے کام اعمال ٹھیک اور فعل اور اقوال معرفت وصال سب درست اگر وجود ابدالاباد تحقیق کا منتہائی اور ہر ایک مرتبہ اور مقام دیکھئے اور اسکو ثابت قدمی کہیں بھی نصیب نہ ہوگی - بغیر ثبوت تصور توحید معرفت اسم ذاتی اللہ کے جو اصلی اسم ہے اور جو کچھ اس اصلی سے دکھائی دے گا - وہی وصل ہوگا - وہ مرشد کہ اسم اللہ کی مشتاقی سے ہفت روزہ اور ہفت اندام وجود پاک و منزہ نہ کرے وہ اصلا وصل کی راہ کھول نہیں سکے گا - اور ابدی انعام ہر ایک مقام کی نہ کھائے - وہ طالب کو بھی صاحب خزانہ اور لایحتاج نہیں بنا سکتا - وہ مرشد کس طرح کا ہے - دھوبی کا بیل ہے - نہ گھر کا نہ گھاٹ کا معرفت سے بالکل بے خبر ہے

مرشدے باطن بود قوت قوی + طالباں را می برد حاضر نبی
مرشدے باشد چنیں باطن صفا + طالباں را باز دارد از ہوا
انتہا در ابتدا بخشد کرم + ہر کہ در فقرش در آئینست غم
فقر فردوس است فیض و فضل حق + بہرہ گیرد خاک زاں جملہ خلق

فقر کا خمیری ختم اور نفس کشتی اور سوز و گداز تن کا بین نے الف اللہ میں پایا - اور ب دال بس پر ہے - جو سوائے طلب حق ہوس ہے ظاہری باطنی مریدی پیری کوئی آسان بات نہیں

اس میں تو خدائی اسرار کا عظیم الشان سر ہے۔ اسکو وہی جان سکتا ہے۔ جو خدائی معرفت تک پہونچا ہو۔ اور للہی معرفت اس کا دستور العمل ہو چکی ہو۔ اور عین العین دیکھ لیا ہو۔ اور روحانی حالت کا مزہ پا چکا ہو۔ اور نفسانی جذبات حرص و ہوا کو وجود سے باہر کر دیا ہو۔ یہہ راہ باتوں سے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ گو باتیں کسی کی طرح کی ہوں غیر اللہ سب کچھ دل سے محو ہو۔ بس اللہ باقی ہو بس۔

پس دنیاوی طلب تمام بدبختوں اور گناہ کا منبع اور طلب مولیٰ تمام نیکی اور ہدایتوں کا سرچشمہ۔ اگر کوئی الدنیا مزرعۃ الاخرۃ کہے۔ تو یہہ مردار نہیں۔ کیونکہ خرچ روزینہ شبینہ پورا کرے اور شبینہ بروزینہ۔ پس اسی طرح فرمایا۔ حضرت محمد رسول اللہ صلعم صاحب مدینہ کہ الدنیا مزرعۃ الاخرۃ دنیا کا جمع کرنا کفار کا کام ہے۔ اسے احمق دنیا گو حلال کی ہو تو یہی حساب ہے اگر حرام ہے تو عذاب ہے۔ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبروں کا ایہہ ارشاد ہے۔ خصوصاً سید مولیٰ محمد رسول اللہ صلعم فرماتے ہیں۔

ترک الدنیا راس کل عبادۃ وطلب الدنیا۔

یہہ حیلہ و بہانہ تمام ہلاکت کا باعث ہے۔ ایسی دروغ گوئی وحیلہ خدا تعالیٰ وقرآن شریف کے سامنے پیش نہیں کیا جاسکتا قرآن مجید میں کہیں بھی اس کی عزت کا ذکر نہیں۔ بلکہ ندامت ہی ندامت ہے۔ چنانچہ فرمایا۔

پس فقرا کلی کے دشمن تین آدمی ہوتے ہیں۔ اور وہی تین شخص

دنیا کے سوالیے ایک منافق ۔ دوم ما سد ۔ سوم کافر ۔
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الدنیا للسلاطین والکافرین
والعاقبت للمتقین والمساکین قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اللھم
احینی وامتنی مسکینا واحشرنا
زمرۃ المساکین ۔
قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اللھم اجعلنی مظلوماً ولا تجعلنی
ظالماً ۔ بہرحال مرد وہی ہے ۔ جو کہ اپنے
نفس منصف ہو تمام نفس پرست ہیں ۔ اور خدا
پرست کم ہیں ۔ بس اللہ باقی ہوس ۔ صاحب
نظر ازلی متقی وہی ہے ۔ جو خاص و
عوام کو تمیز کر لے ۔ کہ متقی کون ہے ۔ اور
شقی کون ہے ۔ کیونکہ فرمایا ہے ۔

قولہ تعالیٰ

فیہ ھدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب
پھر طالب اللہ کو تلقین و تعلیم ذکر و فکر کرے فیضی
علم تو مبدا فیاض کی طرف سے جو ازل کے دن تقسیم کیا تھا

ہر حدیث آیت زاں بشنوی
مرد عارف آں بود حاضر بنی

یہہ یاد رکھو کہ پہلے نفس امارہ اور شیطان اور دنیا کی نیک آدمیوں کو ریاکاری کی لذت چکھا کر اپنا متوالہ بنایا۔ جب یہہ نفس و شیطان کا و دنیا کا عشق کمال کر چکے۔ تو ان کے ساتھ نظری ہوگئی۔ اسوقت ان عیاروں معشوقوں نے ایسا دھوکہ دیا کہ ایسا مستغرق بحر معصیت اور بیگانہ محبوب حقیقی سے کیا کہ پھر تاب نہ آئی کہ پھر اپنے گم گشتہ یوسف حقیقی کو پا سکے۔ ہاں اگر وہی اللہ توفیق دے۔ کہ بذریعہ مرشد کامل ان بلاؤں سے نجات پاوے۔ پس تمام تر مراتب جو برگزیدہ درگاہ بخشتا ہے۔ کہ قرب و اتصال خدا کا ایسا ہوجاوے کہ تمام مہلکات دنیا و آخرت سے وہ فارغ ہوجاوے۔ اور نفسانی جذبات سے جو کثرت علم اور جمع کرنا دنیا کا اور بہتات حکمت کی اور فرمانبرداری کثرت آدمیوں کی سے حاصل ہوتی ہیں نجات پالی۔ مگر یہہ نفس کی مغلوبیت تو ان چار چیزوں سے میسر ہوسکتی ہے۔ اول محبت اللہ دوم خاص طلب اللہ۔ سیوم غرق فنا فی اللہ۔ چہارم تقویٰ و ریاضت و عبادت محض حسبتہ اللہ۔ اور مغز ان سب کا تصور اسم ذاتی اللہ اور معرفت توحید ذات کی ہے۔ پس معلوم ہوا۔ کہ آدمی میں تین چیزیں ہیں۔ پہلے نفس منحوس طلب مردود ہیں جو طالب کا خاتمہ کر دیتی ہے۔ مردود دوسرے قلب زندہ دل اپنے مقصود کو پایا ہوا۔ تیسرے روح

مال و دولت ایسی جمع ہو جاوے۔ کہ باطنی جمعیت روحانی معرفت دنیا و شیطانی حرص و ہوا سے تبدیل ہو جاوے۔
لیکن قلبی ذکر جو وسیلۃ النجات موت ہیں حیات ہے روشن ضمیری دم بدم ثابت قدمی اور نفس پر اسیری یہ مراتب ہیں۔ فقیر ذاکر قلب کے روشنی اللہ ہوتا ہے۔ اور فنا سے فکر نفس ہیں صاحب نظر سے فیض حاصل کرتا ہے ذکر روح کہ خداوند کریم گویا ذکر تا ہے۔ اور ایک دم میں دس لاکھ منزلیں طے کرتا ہے۔ روح عطر کی طرح معطر ہوتا ہے کہ ہر وقت تسبیح و ذکر خدا ہے۔ روحانی ذاکر کو مشاہدہ معرفت آلہی اور مجلس ملاقات ہر ایک ارواح سے صحیح طور پر ہوتی ہے۔ اور روح روشن ہو جاتا ہے۔ اور مد نظر منظور روحانی سورج کی طرح ذاکر ہر جگہ موجود حضور رہے۔ کیونکہ روح سرمایہ ایمان و نور کا ہے۔ یہ آلہی قدرت کا نور ہوا اور اور نفس نفسانی پر قادر نیک سعید مثل رابعہ بصریہ بایزید بسطامی ذکر سری یہ ذکر ان پردوں کو کھولتا ہے جو درمیان آنکھ و غلام کے واقع ہوتے ہیں۔ بالوجہ سے حجابانہ دیدار ہمیشہ کرواتا ہے۔

آلہی و دیدہ از دیدار تا بیند خدا — قتل کرو نفس کبر وارہ ہوا
عارفانرا از وحدت ہمیں بس — ایں مراتب کے رسد اہل از ہوس

یہ قلب قادری کے مراتب ہیں۔ اگر کوئی دوسرا مدعی ہو وہ بالکل غلط۔ اور یہ ذکر حبس ہے۔ اور حبسی ذکر حضوری اور مشاہدہ سے تعلق نہیں رکھتا ہے۔ اس کی شرح بالکل عبث ہے۔ چنانچہ بار بار اسکے رد میں بیان کر چکے ہیں۔ کہ جس سے ذکر بالکل وسواسی اور شیطانی راہ ہے۔

اب قلب جب ذکر اللہ سے زندہ ہوجاتا ہے۔ تو تمام کدورتیں
اور زنگار صیقل ہوکر دور ہوجاتے ہیں۔ اور تصور اسم اللہ عزیز شمشیر
اور روشن ضمیری میں پھر نفس کی قید میں آجاتا ہے اور روح وجودی ولایت
پر حکمران اور امیر ہوجاتا ہے۔ اور وجودی تمام طرح کی جمعیت آرام
حاصل ہوجاتے ہیں۔ اسلئے طالب اللہ کو پہلے قوت نہیں ہوتی۔
کہ تصور اسم اللہ اور ذکر کلمہ طیب لا الٰہ الا اللہ۔ اور قرآنی آیات
اور اسمائے الحسنےٰ اور غیر انسان پر اپنا تصرف کرسکے۔ جب توجہ
تفکر کی اس میں نہ ہو اور تصور تفکر سے تصرف غیر مخلوق پر ہوسکتا ہے
کیونکہ اس نے اس کی تاثیر سے قلب و قالب ایک کردیا ہے۔ اور
حیات ابدی حاصل نہیں ہوسکتی۔ جب تک شہوت کے مرغ
کو اور ہوا کے کبوتر کو اور حرص کے کوے کو اور زینت کے
مور کو ذبح نہ کرلے۔ جب ان کو ذبح کردیا۔ تو ابدالآبادی حیات طیبہ کا
وارث ہوگیا۔ ؎ خلق وا اند مردہ جسم او در زیر خاک + قبر صد و خاک
آں را نور پاک۔ تو زندہ دلوں کا قلب و قالب حضوری لامکانی میں لایا
جاتا ہے۔ اور ان کی حیات ممات یکساں ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ حضرت
ابراہیم ؑ کے جانوروں کے قصے سے ثابت ہوتا ہے۔ ؎ فرشتہ را
قدرت نہ یابم راہ۔ لی مع اللہ وقت ہے عارف گواہ۔ چنانچہ فرمایا ہے۔ لِی
مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ بیست سر ہا شدہ
بے سروری بیش بے سر گشت او دم زد چنانچہ فرمایا اَلْمَنِیْ لی الا اللہ
یہ مرتبہ پیدا ہو اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہ جو کوئی جیتے جی میں مردہ ہوگیا۔
وہ ابدالآباد کی حیات کا مستحق ہوگیا۔ اور حضوری حضرت اقدس صلعم

کا ہوگیا ہے جو مرتبہ قادری سروری جامع العلوم تعالٰی اللہ کا ہے۔ کہ
متقاسم حی القیوم پہچانتا ہے۔ دوسرا جو دعوے کرے وہ
جھوٹا کذاب ہے کہ بے سر ہیں اسرار و سر خدا اسرار ز سر بہتر است
ببینند خدا + سر صورت ہیچوانسان سر بسر + سر و سر یکسان مثنوی صاحب نعلف
این۔ انسانست بے حکمت آواز + سر حکمت از سر زان اہل راز + باہم
سر ہیں اسرار ہیں ہم راز کن ہم از کن بعد زان آواز کن۔
جس کن کی طرف کن فیکون کا اشارہ ہے۔ پس ظاہری آنکھ بند کر کے
اور استغراق کی آنکھوں سے قلب کا سر کھولے۔ چنانچہ فرمایا۔
غَمِّضْ عَیْنَیْكَ یَا عَلِیُّ اِسْمَعْ مِنْ قَلْبِكَ لا الٰہ محمد رسول اللہ بہ تمام
مجموعہ ذکر توجہ تصور تصرف امید عاطرات اسم ذاتی اللہ کے قادری سروری مرشد کامل پہلے
دن طالب کو سبق دیتا ہے اور طالب قادری اخلاصاً پڑھتا ہے۔ تو اسکو کوئی پوشیدہ
خزاین پوشیدہ نہیں رہتا۔ دوسرے طریقوں والا قادری کے
ابتدائی مرتبہ تک بھی نہیں پہونچ سکتا۔ گو ہزار سال ریاضت سے پتھر
پر سر رگڑے۔ کیونکہ دوسرے طریقہ چراغ ہیں۔ اور قادری آفتاب
جہانتاب جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔

باب چہارم در تصور تصرف عشق اسم اللہ ذات

اگر کسی زبانی سیفی ہے اسم اللہ سے اعدا ترتیب قتل قتال کی جاتا ہے۔
اور سکو دعوت ورد وظائف اور دعائے سیفی کی کچھ ضرورت نہیں
توحیدی تلوار سے تمام جہان کو قتل و خراب کر سکتا ہے۔ فقیر صاحب
جہان عمل عامل کامل سے نیاز ہوتا ہے۔ ہر کہ پاشد لیسند تنہائی یا کہ
وہ نہ با شد لیسند خلق چہ باک۔ فقیر اور مخلوق کی تکالیف پر صبر کرتے ہیں

اور سلامت سے کچھ پرواہ نہیں کرتے اور اون کی اصلاح میں
بجان توجہ کوشش کرتے اور تعلیم اوٹھاتے ہیں
یا پھر کا ہو وہ بہشتی خدا کہتی ہے ۔ کہ بہ پیش سگ نفس ازاں کہن ۔ جو کوئی بخشی
فقیر کو سبے برکت اور سبے یا فیض خیال کرے ۔ وہ خود ایسا
ہی ہوگا ۔ کیونکہ فرمایا کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ کہ جس برتن میں
جو کچھ ہوگا ۔ وہی ٹپکے گا ۔ فقیر جو تصور اسم ذات سے غرق
حضور نہیں ہوئے ۔ اور دعوات روحانی قبور وغیرہ سے باہر وہ فقیر ہلاک الاسیر
ہے اور روشن ضمیر ۔ یہ مراتب فقیر جامع الجمعیت کے ہوتے ہیں
جو فقیر جمعیت کے مراتب نہ رکھتا ہو ۔ اور سلوک کی دفاتر کی جمعبندی
وہ فقیر سالک نہیں ۔ وہ فقیر تحقیق سے بہت دور جا پڑتا ہے
وہ نفس پرست خوار ہے ۔ نظر فقیر کی قرب اللہ پر ہوتی ہے ۔
نہ قرب طمع پر ۔ فقیر شاہ بہتر ہے ۔ پادشاہ سے جو کوئی وظیفہ وظائف
طمع کے واسطے کرے ۔ وہ ابھی ناقص ہے ۔ اور دعوے سلوک
کا نہیں جانتا ۔ جسکو غیبی خزائن کامل مرشد کی نگاہ سے جس نے علم حقیقت
اور کاملیت پڑھا ہے ۔ وجود میں آویں ۔ اوسوقت طالب ناقص
کو وہ مرشد اسم ذاتی اللہ کی تاثیر سے یکتا یکرنگ مبدل کر دیتا ہے
اور اسم اللہ کی برکت سے آسمان و زمین و ما فیہا طالب پر مخفی
نہیں رہتا ۔ پھر مرتبہ طالب کا اہل جمعیت کا ہو جاتا ہے ۔ اور دوسرا
کامل مرشد طالب کے وجود کو مس سے چاندی اور سونا کر دیتا ہے ۔
عنایت و ہدایت سے یہ مراتب ہی اہل جمعیت کے ہیں ۔ طالب اللہ کو
جب قلب میں سوئے لا اللہ اور لا غلطا و لا رجعت اور لا زوال

بلا سلب و حجاب ہے۔ تو پھر بھی جمعیت کا رتبہ ہے۔ اس وقت پھر بوجہ اسم
ذات کا جو دو جہان سے بڑا ہے جل نہیں رہتا۔ کیونکہ تصور اسم ذاتی
اللہ کی عظمت سے شروع کے وقت چودہ طبق عرش و کرسی و لوح
اور ملائکہ مقرب ہوکل تمام ہلچل سکتے ہیں۔ اور اٹھاتے ہزار عالم پھر ان
کو نقصان تک کس درجہ وسط سے اس اسم کے متحمل ہونے کی طرف
کی ہے۔ اور نفسانی جذبات کو نیست و نابود کر کے غرق فنا فی اللہ
مرتبہ بقا باللہ کا حاصل کیا ہے۔ جس کی طرف اشارہ فَحَمَلَهَا
الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا وَّجَهُوْلًا۔ اور حدیث میں فرمایا۔
مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَا فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَاءِ۔ کہ جس نے اپنی
شہوات نفسانی کو مولا کی رضا میں فنا کر دیا۔ اوس نے اپنے حقیقی مربی کو بقا سے پایا
اور قسم قسم کی تجلیات میں مستغرق ہو کر حضوری نور کے مشاہدہ کی لذت سے
مسرور ہو جاتا ہے۔ پھر دنیاوی عزت ہیچ و پوچ معلوم ہوتی ہے۔ یہ مرتبہ بھی اس جمعیت
کا ہے کہ ازل کے دن جب اوس نے الست کے جواب میں بلیٰ کہا تھا۔
خداوند تعالیٰ نے عطا کیا تھا اور پھر وہ مہجور محبوب سے جا ملا۔ بس باقی ہوس
معرفت ظاہری علم خشک ہی کچھ مفید نہیں ہو سکتا۔ شیطان کو دیکھو کہ ظاہری
علوم کے ذریعہ سے وہ معلم الملکوت تھا۔ لیکن روحانی علوم سے بالکل
معرا اور حضرت آدم علیہ السلام روحانی علم میں کامل جو اون کو اسم
ذاتی اللہ ہی کی تصور سے ملا تھا۔ پس اوس روحانی روشنی نے
ایسا چمکا دیا کہ وہ باطنی معرفت سے تمام فرشتوں اور شیطان پر
غالب ہو کر مسجود بنایا گیا۔ چنانچہ قولہ تعالیٰ۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا

۱؎ یہاں پر حضرت مرزا صاحب کی کتاب آئینہ کمالات الاسلام کا حقیقت فنا اور بقاء وغیرہ کا مضمون دیکھو ۱۲ منہ

ثم عرضھم علی الملٰئکۃ و علّم الانسان مالم یعلم علم انا خیر منہ یعنے انانیت نے بہر کرشمہ دکھایا۔ شیطان کو دور از قرب درجت کردیا۔ اور علم معرفت اور صحبت نے بہر فایدہ دیا کہ اصحاب کہف کے کتّے کو اصحاب کہف سے شمار کروایا۔ کیونکہ صحبت معرفت باطل سے نفرت کرتی ہے۔ علم وہی جس میں اوس اپنی حقیقی محبوب حق کی تڑپ و طلب ہوے

علم روشن رائے روشن حق طلب + بے علم جاہل بود از حق سلب۔
علم سہ حرف است زاں شرف کرم + ہرکہ خواند علم آں رانیست غم
عجم از عین است عین از علم بیں + از خلافت علم عالم المہ بیں۔
اس لیے ذِلَّۃُ الْعَالِمِ ذِلَّۃُ الْعَالَمِ حدیث میں ہے کہ عالم کے فساد سے جہان خراب و تباہ ہو جاتا ہے۔ علم غیر مخلوق نور خدا اور عالم و فاضل وارث انبیا۔ اے ہوا پرست اون کے سامنے دم نہ مارو
باہو راہ روشن راز نبوی طلب + تا شوی باہم جلیسی غرق رب
یہ فیض و فضیلت کلی و جزوی کامل مرشد کی طفیل سے ہوتی ہے کہ کوئی جا ہے کہ طالب اللہ کو یکبارگی بحر یکتائے و توحید اور دریا معرفت الا اللہ اور مجلس محمد رسول اللہ صلعم میں غرق کرے۔ کہ وہ بے حجاب اور اوس کے لیل و نہاری اعمال قرب اللہ میں جہاں کباب روحانی فرحت اور نفس خراب تو وہ توجہ شوق تصور تعرف مرقومہ دائرہ مفصلہ ذیل اسم ہو کی اپنی سرو دماغ میں پلکائے۔ اس کی کوٹھی کلید کی مشق مرقومی اور علم کی تفہیم یہہ ہے

دو دنیا جسکو دونوں دیتے تھے جب وہ سکو اس کرتا ہے ۔ قادری
طریق سے ملتے ہیں جو نفس پر امیر اور کے تصرف میں نہیں فرماتے ہیں
فقیر حضور کے ہدایت ولایت سے اوسکا دل غنی ہو جاتا ہے ۔ اور ہمیشہ حضور
حضرت میں رہتا ہے قادریوں کے اپنے اپنے مراتب ہیں جیسا اونکی تفاوت کیا
جاتا ہے ۔ فقیر کو سات نظر تصرف کرتے ہیں ۔ جیسا کہ فقیر قادری جلالی عدالی قرب
عنایت ولایت پاکر ایسا ناظر ہو جاتا ہے کہ ایک نظر سے عالم سبحانی تک
پہنچا دیتا ہے اول نظر کہ مردہ دونوں کو مس کی طرح کندن بنا دے ۔ دوسری
نظر کہ کافر کو دیکھے اسی وقت مسلمان بنا دے ۔ اور وہ لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ ۔ تیسری نظر اگر عالم کی طرف دیکھے تو
تمام علم اوس کا بھلا دے کہ پھر تمام عمر بھر اسکو یاد آوے اور
باطنی علم سے ایسا مشتاق اور روشن دل بنا دے کہ چودہ علم
ناخنوں کی پشت پر لکھ سکے ۔ چوتھی نظر اگر جاہل کی طرف دیکھے تو ایسا
کشف کھل جائے کہ زمانہ کے عالموں پر غالب ہو جاوے ۔ اگر منافق کو دیکھے
تو وہ نفاق کو چھوڑ کر دیوانہ وار نفس کے جذبات معدوم ہو جاویں ۔
اور اگر مفلس کی طرف دیکھے تو وہ غنی ۔ اگر قہر کی نظر غنی پر ڈالے
تو فقیر برہنہ تن ہو جاوے ۔ اگر مہم پر نظر ڈالے تو اہل مذکور ہو جاوے اگر
اہل مذکور کو دیکھے تو اہل حضور ایسے ناظر مرشد کامل کے ہاتھ میں
تمام کلید ہوتی ہیں ۔ جو تصور اسم ذاتی اللہ سے دو جاتا ہے ۔
ایسے مراتب بھلا کیا جانے اہل تقلید کہ اہل باطن طالبوں کو تعلیم و
تلقین سے یکبارگی کہ یا اللہ حسبنا اللہ قرب حضور اللہ تک پہونچا
دیتا ہے ۔ اور مشاہدہ ربوبیت میں غرق ہو کر تلقینی سبق دل سے

پڑھتے ہیں۔ حسبی اللہ ما زاغ البصر وما طغیٰ سے
ناظران را نظر ہر وحدت اللہ بہ ہر دم از دو جنبش ہر آنچہ آہ آہ
جو حاضر ناظری نگاہ آنگاہ حضوری راہ خدا کی حفظ و امان اقتضا ہت
وہدایت کے مراتب سہروردی قادری کو جو اسرار الحق سے حاصل
ہوتے ہیں۔ اگر وہ مرادی بھی ہونگا۔ کاذب ہے۔ اسلئے کہ سہروردی
قادری کے طالب مرید حضرت رابعہ بصری اور سلطان بایزید سے
اعلیٰ اور اصل ہوتے ہیں۔ کہ اجسامھم فی الدنیا و
قلوبہم فی الاخرۃ فی الصلوٰۃ دائمون ویصلون فی
قلوبہم کہ وہ ظاہری تو دنیا میں ہیں۔ لیکن دل اون کے آخرت
میں۔ وہ ہمیشہ نمازیں ہیں۔ وہ قلبی نماز پڑھتے ہیں۔ اونکے ایسے
مراتب کہ غوث وقطب حیرت اور پریشانی میں ہیں کیونکہ وہ فقیر توکل توحید
سے موصوف ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا وعلی اللہ فلیتوکل المومنون
اور انکی ایک صفت کریم اور خلق عظیم کی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ خدائی
خلقوں کے ساتھ متخلق ہوتے ہیں۔ اور چہار یار کبار کی
صفتوں میں سے بھی کلی طور پر حصہ لینے والے ہوتے ہیں چنانچہ
صدق حضرت صدیق رض محاسبہ نفس عدل حضرت عمر رض
حضرت عثمان رض علم جود حضرت علی رض اور چارونکی صفات
ان میں ہوتے ہیں۔ کہ امنت و عظمت اور جذب جلالیت تقرب
سے اللہ نور یعنے جمال مثل عزرائیل عم پیغام رحمان مثل قرآن
حدیث زبان فقیر جبرئیل عم اور باران رحمت ابادانی جمعیت
اور دور کرنا حوادثات و پریشانی مثل میکائیل علیہ السلام اور

اور دوسرا یہ کہ تمام جہان کو ویران کرے مثل میکائیل علیہ السلام
پس جو فقیر ان دو شغلوں کا متعلق ہے وہ فقیر نہیں ہو سکتا۔ وہ
سے مقام دیگر اوس کو کہ اگر نفس پہنچے نہیں ہے

باھو فقر شد طلب فقر شد قرب فقر شد قریب شد حبیب فقر خود ہو از حبیب
فقر گنج از رنج گنجینہ فقر با اختیار صدق و اختیار۔ فقر نہ ہمت
راز و حضرت نور حق۔ ور تمام فقر شد نہ ہر خلق۔ فقر را عاجز ہم بہیں
تعلق خیر نظر فقر شد کیمیا روشن ضمیر۔ باھو فقر نفس را رسوا
کند بیزار گدا ایں الکلی فقر تھی خدا۔ واللہ غالب علی امرہٖ

فقر کے حروف کی مفصل شرح پہلے ہو چکی ہے۔ پہلے کامل مرشد
طالب کو تین مراتب عطا کرتا ہے۔ اول استقامت جو بہتر ہے کرامت
سے۔ دوسرا خدائی شوق میں مبتلا اور روح کو فرحت تیسرا یگانا
بخدا و بیگانہ از خلق بلکہ دنیا اور اہل دنیا سے اوس کو مردار سے
بو آتی ہے۔ جس کا مفصل بیان آگے کر آئے ہیں۔ اور سی حرفی
شیرات اور ان کی کلید اور راون کی تصور کی گفتگو سب پہلے
ہو چکی ہے۔ اب تو نواتہ نام باریتعالی کے ذکر کئے جاتے ہیں۔

بیان ذکر اسماء الحسنیٰ

اللہ عزاسمہٗ کے ننانوے اسموں کے لئے نو کلید ہیں۔ ہر ایک
کلید سے اسماء الحسنیٰ کے حاضرات کا راہ کھلتا ہے۔ اور ہر ایک
اسم سے دارینی مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ اور ہر ایک دائرہ
میں وسیع ہدایت ولایت کے خزانے خدائی حاصل ہو سکتے

ہیں۔ جس کسی نے اس ہر ایک دائرہ سے اسم ذات اور اسم صفات نہ پایا معلوم ہوا کہ وہ باطنی ظاہری علم سے بالکل بے بہرہ ہے۔ اور تمام سچے شعور تصور کی برکت اسی میں ہے کہ تا کہ فقیر عاجز کی سوال محتاجی اور وبال جان پر اُٹھانا اور باطنی علم سے بالکل بے خبر ہوتا۔ اور توحید اور معرفت الٰہی سے بغیر وصال کے کہ یہ سب کچھ عطا شدہ بغیر مرشد کامل کی ہوتی ہے۔ جو عارف باللہ اسم بامسمّیٰ ہو پس جو کلید حاضرات معرفت توجہ اور اہل توحید کی جانتا ہو۔ وہ مرشد کامل ہے ورنہ ناقص۔ اور صاحب تقلید۔

پس اب دائرہ اسماء الحسنیٰ بمعہ تصور تصرف تحریر ہوتا ہے

[illegible] بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ۔

تصور ا حاضرات	تصور ب حاضرات	تصور ت حاضرات	تصور ث حاضرات	تصور ج حاضرات	تصور ح حاضرات
تصور خ حاضرات	تصور د حاضرات	تصور ذ حاضرات	تصور ر حاضرات	تصور ز حاضرات	تصور س حاضرات
تصور ش حاضرات	تصور ص حاضرات	تصور ض حاضرات	تصور ط حاضرات	تصور ظ حاضرات	تصور ع حاضرات
تصور غ حاضرات	تصور ف حاضرات	تصور ق حاضرات	تصور ک حاضرات	تصور ل حاضرات	تصور م حاضرات
تصور ن حاضرات	تصور و حاضرات	تصور ھ حاضرات	تصور لا حاضرات	تصور ء حاضرات	تصور ی حاضرات

نور ناصر نور نه طبع است هر یک کلید حاضرات اسمات میگشاید از هر یک اسم تماشای کل مطالب دینی
و دنیوی بکشاید و هر یک دائره و سیم ولایت بیابد گنج تحریر اسم تحقیق هر یک از این هر یک
دائره اسم ذات اسماء صفات بیابد معلوم شد که از علم تحریر باطنی بے دانش بے شعور است
بالکل فقیر ناقص عاجزی و محتاجی سوال او بکند ... از مراتب باطنی محروم از توحید
معرفت الٰہی وصال این بخش مرشد کامل عارف باللہ صاحب معما اسم مسمی این است
هر که حاضرات کلید معرفت توجه واند از اہل توحیدات مرشد کامل والا نه ناقص است
از تعلیم بسم اللہ الرحمن الرحیم ط هو اللہ الذی لا الہ
الا هو عالم الغیب والشهادة هو الرحمن الرحیم ط

تصرف حکم یا اللہ حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا رحمن حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا رحیم حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا مالک حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا قدوس حاضرات تسخیر
تصرف حکم یا سبوح حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا سلام حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا مومن حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا مهیمن حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا عزیز حاضرات تسخیر
تصرف حکم یا جبار حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا متکبر حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا خالق حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا بارئ حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا مصور حاضرات تسخیر
تصرف حکم یا غفار حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا قهار حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا وهاب حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا رزاق حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا شکید حاضرات تسخیر
تصرف حکم یا لطیف حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا کبیر حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا حفیظ حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا مقیت حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا حسیب حاضرات تسخیر
تصرف حکم یا جلیل حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا کریم حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا رقیب حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا مجیب حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا واسع حاضرات تسخیر
تصرف حکم یا ودود حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا مجید حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا باعث حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا شهید حاضرات تسخیر	تصرف حکم یا حق حاضرات تسخیر